إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ؕ عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

روزنامہ

الفضل

خطبہ نمبر ۲۴

دارالامان قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

شرح چندہ [illegible]

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت ایک آنہ

جلد ۲۷ | مورخہ ۲۴ رجب ۱۳۵۸ھ | یوم شنبہ | مطابق ۹ ستمبر ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۰۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خطبہ جمعہ

جنگ میں اہلِ ہند کا انگریزوں کے ساتھ تعاون کرنا ضروری ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ یکم ستمبر ۱۹۳۹ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ

عورتوں کا حصّہ مسجد کے ساتھ

بنانے میں غلطی ہوئی ہے۔ کیونکہ وہاں سے آوازیں اس بے تکلفی سے آ رہی ہیں۔ کہ معلوم ہوتا ہے۔ عورتیں نماز کے لئے نہیں آئیں۔ بلکہ کھیلنے کودنے کے لئے آئی ہیں۔ بچے بھی موجود ہیں۔ جو شور مچا رہے ہیں۔ اور عورتیں بھی باتیں کر رہی ہیں۔ اور جب عورتوں کی تربیت ایسی ہو۔ تو انہیں الگ وعظ کرنا چاہیئے۔ مسجد میں آنے کی اجازت نہیں دینی چاہیئے۔ اس لئے منتظمین کو چاہیئے۔ کہ اگلے جمعہ سے یہ پردہ اٹھا دیں۔ اور عورتوں کے لئے پہلے باہر جو انتظام ہوتا تھا۔ وہی رہنے دیں۔

اس کے بعد میں دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ یہ ایام نہایت نازک معلوم ہوتے ہیں۔ اگر اللہ تعالےٰ کی خاص قدرت انسانوں کے آڑے نہ آ جائے۔ اور اس کی رحیمیت اور کریمیت انسانوں کی خطاؤں کی پردہ پوشی نہ فرمائے۔ تو

دنیا بالکل تباہی کے کنارے پر

کھڑی نظر آتی ہے۔ وہ لوگ جن کی عمریں ۳۵۔ ۴۰۔ ۴۵۔ یا ۵۰۔ سال کے درمیان کی ہیں۔ انہیں یاد ہوگا۔ کہ

جنگ عظیم

جس کی نسبت خیال کیا جاتا تھا۔ کہ شاید اتنی بڑی جنگ کبھی نہیں ہوگی۔ اور جسے عالمگیر کہا جاتا تھا۔ اور یہ سمجھا جاتا تھا۔ کہ اس کی تباہی و بربادی شاید سینکڑوں سالوں تک دنیا کو یاد رہے گی جب وہ ہوئی۔ تو ہندوستان کے لوگوں کو محسوس بھی نہیں ہوا تھا۔ کہ جنگ ہو رہی ہے سوائے اس کے کہ اخبارات میں اس کا ذکر پڑھتے تھے۔ یا کبھی آٹا مہنگا ہو جاتا تھا۔ اور ہندوستانی سمجھ لیتے تھے کہ جنگ ہو رہی ہے۔ یا جو لوگ فوج میں بھرتی ہو گئے تھے۔ ان کے گھروں میں روپیہ آتا تھا۔ یا جب کبھی ان میں سے کسی کے مرنے کی خبر آتی تھی۔ تو سمجھا جاتا تھا۔ کہ لڑائی ہو رہی ہے۔ ورنہ جنگی لحاظ سے ہمارے ملک پر اس لڑائی کا کوئی اثر نہ تھا۔ چار سال کی متواتر اور طویل جنگ کے باوجود ہندوستانیوں کو اس کا احساس نہ تھا۔ مگر آج ابھی جنگ شروع بھی نہیں ہوئی۔ لیکن

ہندوستان میں جنگی تیاریاں

ہو رہی ہیں۔ اور صرف اس رنگ میں نہیں۔ کہ رنگروٹ بھرتی کئے جا رہے ہیں۔ یا روپیہ سے برطانیہ کو امداد دینے کے انتظام ہو رہے ہیں۔ بلکہ اس رنگ میں کہ گولہ باری سے ہندوستان کو کس طرح محفوظ رکھا جائے آج کلکتہ۔ بمبئی۔ کراچی میں اور سمندر کے قریباً تمام دوسرے شہروں میں بھی بچاؤ کے انتظامات ہو رہے ہیں رات کو اندھیرے کئے جاتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انگلستان کی خبریں

لنڈن ۸ ستمبر۔ حکومت برطانیہ نے جنگ کی فوری ضروریات کے پیش نظر "منسٹری آف اکنامکس" کے نام سے ایک نیا محکمہ قائم کیا ہے۔ جس کا یہ کام ہوگا کہ برطانیہ کی اقتصادیات پر قابو رکھنے کے علاوہ دشمن کے اقتصادی اور تجارتی کاروبار کو تباہ کرنے کی کوشش کرے۔ معلوم ہوا ہے اسی قسم کا ایک محکمہ فرانس میں قائم کیا گیا ہے دونوں محکمے ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کریں گے۔

معلوم ہوا ہے جرمن طیاروں کا ایک دستہ صبح چھ بجے کے قریب مشرقی ساحل پر دیکھا گیا۔ اس پر طیارہ شکن توپوں اور مشین گنوں سے فائر کئے گئے۔ پونے سات بجے لنڈن میں خطرہ کا الارم کیا گیا۔ لوگ کمین گاہوں میں چلے گئے۔ ریل گاڑیاں اور دیگر ہر قسم کی آمد و رفت رک دی گئی۔ صرف زمین دوز گاڑیاں چلتی رہیں جرمن طیارے اپنے آپ کو غیر محفوظ حالت میں پاکر واپس چلے گئے۔ ۹ بجے خطرہ کے دور ہونے کا اعلان کر دیا گیا۔

گذشتہ شب کسی طیارہ نے ڈنمارک کی ایک بندرگاہ پر بم برسائے تھے بموں کا معائنہ کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ بم برطانوی ساخت کے تھے۔ حکومت ڈنمارک نے اس کے خلاف احتجاج کیا۔ جس کے جواب میں برطانیہ نے افسوس کرتے ہوئے کہا۔ کہ برطانیہ کے جو طیارے برلن پر حملہ کرنے کے لئے گئے تھے ایک کے سوا تمام واپس آگئے۔ ایک طیارے کو ڈنمارک کے اوپر پرواز کرتے وقت تمام بم نیچے گرانے پڑے مگر یہ کسی معاندانہ جذبہ کے ماتحت نہیں کیا گیا

بحر اوقیانوس میں دو جرمن جہازوں کو غرق کر دیا گیا ہے۔

آج ملک معظم نے حکم صادر فرمایا کہ شاہی محلات کے جملہ ملازمین اپنی وردیوں میں ملبوس رہا کریں۔ ملک معظم نے خود بھی اعلان جنگ کے وقت سے روزانہ فوجی وردی پہننی شروع کر دی ہے۔

دوشنبہ کی رات کو شاہی فوج کے طیاروں نے جرمنی کے سرحدی مقامات پر دور تک اس مضمون کے اشتہارات پھینکے کہ برطانیہ کو جرمن قوم سے کوئی عداوت نہیں

یورپ میں ہلاکت آفریں جنگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کو نازی حکومت اور اس کے کارپردازوں سے اختلاف ہے اور یہی اختلاف موجودہ آویزش کا موجب ہے جرمن طیاروں نے برطانوی طیاروں کا نہ مقابلہ کیا اور نہ تعاقب۔ اس طرح جرمن زبان میں تقریباً تین لاکھ اشتہارات تقسیم کئے گئے۔

ملک معظم نے آج ان مستقروں کا اچانک بلا اطلاع معائنہ فرمایا۔ جہاں برطانوی جنگی طیاروں کو خفیہ طور پر رکھا جاتا ہے آپ نے وائس ائیر مارشل کی وردی زیب تن کی ہوئی تھی اور زہریلی گیس سے محفوظ رکھنے والا نقاب ہاتھ میں تھا۔

امارت بحریہ کو معلوم ہوا ہے کہ بہت سے برطانوی جہازوں کو گرفتار یا غرق کر دیا گیا ہے۔

وارسا کے ایک پیغام سے معلوم ہوا ہے کہ پیر کو جب وہاں خوفناک بمباری ہو رہی تھی۔ عین اس وقت ملک معظم کی تقریر کے بعد برٹش براڈ کاسٹنگ سٹیشن پر انگریزوں کا قومی ترانہ گایا جا رہا تھا۔ جو برطانوی اس وقت وارسا میں مقیم تھے وہ بموں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ترانے کے اعزاز میں مؤدب کھڑے سنتے رہے۔

۱۲ بحری جہازوں کو جو کیل کی بندرگاہ سے روانہ ہوئے تھے۔ انہیں برطانوی طیاروں نے بالکل تباہ کر دیا ہے۔

جرمنی کی خبریں

برلن ۸ ستمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جرمن فوجوں نے شمالی سیلیشیا اور کاریڈور کے دو اور شہروں اور پولینڈ کے ایک صوبہ پر قبضہ کر لیا ہے مزید بیان کیا جاتا ہے کہ جرمنی کے ہوائی جہاز پولش افواج پر شدید بمباری کر رہے ہیں جرمن فوجوں کا یہ بھی دعوئے ہے کہ انہوں نے پولش کاریڈور میں دس ہزار پولش سپاہی قید کر لئے ہیں۔

ڈینزگ ۸ ستمبر۔ ڈینزگ میں پول باشندوں کی تمام جائدادیں تباہ کر دی گئی ہیں۔

جرمنی کے سرکاری ناسکی نے یہ اطلاع نشر کی ہے کہ حکومت جرمنی نے حفاظت کے لئے سارے ملک کو ۱۲ اضلاع میں تقسیم کر کے ہر ضلع میں ایک ایک ڈسٹرکٹ کمشنر مقرر کر دیا ہے علاقہ کے تمام سول انتظامات اسی حاکم کے سپرد ہونگے

جرمنوں کا دعوٰی ہے کہ ان کی فوجیں اس وقت وارسا سے صرف ۶۰ میل کے فاصلہ پر رہ گئی ہیں۔ شہر وارسا پر جرمن طیاروں کے ذریعہ سخت بمباری ہو رہی ہے۔

پولینڈ اور لیتھونیا کے درمیان ریلوں کی آمد و رفت بالکل بند ہو گئی ہے۔ کیونکہ جرمن طیارے ان پر بے تحاشا بم برسا رہے ہیں اور بہت سے مقامات پر ریل کی پٹڑیاں تباہ ہو چکی ہیں۔

جرمنی کی سرکاری خبر رساں ایجنسی کا بیان ہے کہ جرمن افواج نے پولینڈ کے مشہور شہر کراکو پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بغیر لڑائی کے یہ قبضہ کیا گیا ہے

پولینڈ کی خبریں

وارسا ۸ ستمبر۔ چھتریوں کے ذریعہ طیاروں سے کود کر پولینڈ کے اندرونی حصوں میں جمع ہونے والے بہت سے جرمنوں کو گرفتار کر کے سزائے موت دیدی گئی ہے جرمنی کے جن بمبار طیاروں نے وارسا پر سوموار کو حملہ کیا۔ ان میں سے سات کو گرا لیا گیا۔ اور آٹھواں طیارہ وارسا سے باہر نیچے اترنے پر مجبور ہو گیا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ وارسا سے عورتوں اور بچوں کو باہر نکالا جا رہا ہے۔ ایک اور اطلاع ہے کہ جرمن طیاروں نے آج صبح بھی وارسا پر حملہ کیا۔

وارسا کے ریڈیو سٹیشن پر ان دنوں جرمن زبان میں بھی خبریں براڈکاسٹ کی جاتی ہیں۔ جن میں ان جرمن افسروں اور سپاہیوں کی بھی فہرست دی جاتی ہے۔ جنہیں اس جنگ میں گرفتار کیا جاتا ہے۔ خبروں میں گرفتار شدگان کے متعلقین سے اظہار ہمدردی کیا جاتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جرمن قوم کے لوگ ایسی خبروں کو نہایت شوق سے سنتے ہیں۔

پولش جنرل سٹاف کے حاکم اعلیٰ نے اعلان کیا ہے کہ ہوائی ایجنسی کی اطلاع کے مطابق ہم نے ۱۴ جرمن طیاروں کو تباہ کیا اور ہمارے صرف ۶ طیاروں کو نقصان پہنچا۔ ڈینیا کی افواج نے ڈینزگ کے عساکر پر زبردست حملہ کر کے غنیم کے عساکر کو پسپا کر دیا۔ پولش افواج کو ۱۲ قیدی۔ ایک توپ اور ۳ مشین گنیں غنیمت میں ہاتھ لگیں۔

پولینڈ کی اطلاع ہے کہ چونکہ جرمن یلغاروں سے وارسا کے سرکاری دفاتر محفوظ حالت میں نہیں ہیں۔ اس لئے انہیں وارسا سے کسی اور مقام پر تبدیل کر دیا گیا

مزید معلوم ہوا ہے کہ وارسا سے ۸۰ میل شمال مغرب کی طرف جرمن اور پولش فوجوں میں گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے اس محاذ پر جرمنوں کی طاقت زیادہ ہے تاہم پولش افواج نہایت جوانمردی سے ان کا مقابلہ کر رہی ہیں۔

سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ۳۰ پول بمبار طیاروں نے برلن پر بمباری کی۔ اور ایک طیارہ کو جلا کر خاکستر کر دیا تمام طیارے محفوظ طور پر واپس آ گئے ہیں

فرانس کی خبریں

لنڈن ۸ ستمبر۔ فرانس کی اطلاع ہے کہ فرانسیسی فوجیں وزودم کے مقام پر جرمن فوجوں کے ساتھ مصروف جنگ ہیں۔ جرمنی کی مغربی سرحد پر شدید بمباری کی جا رہی ہے۔ فرانس کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ فرانسیسی افواج آگے بڑھ رہی ہیں۔ اور جرمن افواج شکست کھا کر بھاگ رہی ہیں۔ جرمنی کے ایک اعلان میں اس خبر کی تردید کرتے ہوئے بتایا گیا ہے۔ کہ فی الحال مغربی سرحد پر کوئی لڑائی نہیں لڑی جا رہی۔

پیرس کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ڈیڑھ بجے کے قریب جرمن طیارے پیرس کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھے گئے۔ اسی وقت خطرہ کا اعلان کر دیا گیا۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دشمن آگے بڑھنے کی جرأت نہ کر سکا۔ سوا چار بجے خطرہ دور ہو گیا۔ پونے گیارہ بجے پھر خطرہ پیش آنے پر لوگوں کو اس سے آگاہ کر دیا گیا۔ اب کے بھی جرمن طیارے پیرس تک پہنچنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔

پیرس ۶ ستمبر۔ آج پولینڈ اور فرانس میں ایک نیا معاہدہ ہو کر فریقین کے نمائندوں نے اس پر دستخط کر دیئے یہ معاہدہ اسی قسم کا ہے جو برطانیہ اور پولینڈ میں اس سے قبل ہو چکا ہے۔

فرانسیسی افواج نے رائن لینڈ کے ایک حصہ پر قبضہ کر لیا ہے وارسا کی اطلاع ہے کہ پول فوجوں نے جرمن فوج کے دو دستوں کو بالکل تباہ کر دیا۔ اور وہ بڑی تیزی سے پروشیا کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ پیرس کی ایک اطلاع ہے کہ فرانسیسی فوج نے میوسیلز کے علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ بلجیم کی سرحد پر جرمن طیاروں نے خوفناک بمباری کی۔

ہندوستان کی خبریں

فیروزپور ۶ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے فیروزپور آرسنل میں شام کے بعد بھی کئی ایک کارخانوں میں کام کیا جاتا ہے آرسنل کے اردگرد مسلح پہرہ لگا دیا گیا ہے۔

کراچی ۶ ستمبر۔ آج صبح کراچی میں فضائی حملوں سے بچنے کے سلسلہ میں روشنی بجھانے کی مشق کی گئی۔ الارم کے تین منٹ بعد سارے شہر میں بجلی کی سپلائی بند کر دی گئی۔ بندرگاہ پر کھڑے ہونے والے جہازوں کو بھی خبردار کر دیا گیا۔ اور انہوں نے بھی روشنی بجھا دی۔

شملہ ۶ ستمبر۔ موجودہ صورت حالات کی نزاکت کے پیش نظر گورنر جنرل باجلاس کونسل نے حکم دیا ہے کہ باضابطہ محفوظ فوج کو ہندوستان کی باضابطہ افواج میں شامل کر لیا جائے اور وہ اس میں کام کرے۔

متفرق خبریں

قاہرہ ۶ ستمبر موجودہ بین الاقوامی جنگ کے پیش نظر ممالک عربیہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ برطانیہ اور فرانس کا ساتھ دیں گے عرب ممالک میں جرمنی کے خلاف نفرت و حقارت کے جذبات پیدا ہو چکے ہیں۔

لنڈن ۶ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے جرمنی اور ترکی کے مابین جو تجارتی معاہدہ تھا۔ اور جس کی میعاد ۳۱ اگست کو ختم ہو گئی تھی۔ اب دوبارہ نہیں ہو گا

ایک یونانی جہاز کوسٹی آکو بحیرہ بالٹک کے قریب ماین گراؤ جاتے ہوئے تباہ کر دیا گیا۔ معلوم ہوا ہے بحیرہ بالٹک کے نواحی سمندر میں جرمنی نے بارود کی سرنگیں بچھا رکھی ہیں۔ یہ جہاز بھی کسی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہوا ہے۔

شنگھائی ۶ ستمبر۔ جرمن یہودی جو شنگھائی میں آباد ہیں۔ انہوں نے برطانوی اور فرانسیسی سفیروں کو اپنی خدمات جرمنی کے خلاف لڑنے کے لئے پیش کی ہیں۔

کلکتہ ۶ ستمبر۔ وزیر اعظم بنگال نے مارکیٹ اور تاجروں کے نام ایک اعلان شائع کیا ہے۔ کہ کوئی تاجر اجناس کی قیمت نہ بڑھائے۔ اگر کسی نے خلاف ورزی کی۔ تو اسے عبرتناک سزا دی جائے گی۔ اس امر کی نگرانی کے لئے مارکیٹ پر ملٹری پہرہ بٹھا دیا گیا ہے کل رات اور آج صبح خلاف ورزی کرنے والے تاجروں کو گرفتار کر کے ۱۴ ستمبر کو حاضر عدالت ہونے کے لئے ضمانتوں پر رہا کیا گیا ہے۔

واشنگٹن ۶ ستمبر مسٹر روزویلٹ اور مسٹر کارڈیل ہل نے ریاستہائے متحدہ امریکہ کی غیر جانبداری کے اعلان پر دستخط کر دیئے ہیں۔ اس اعلان میں امریکہ والوں کو جن جن باتوں سے احتراز کرنے کا حکم دیا ہے۔ ان میں دیگر ممالک کی افواج میں بھرتی ہونا اور جنگ کے لئے مالی امداد بہم پہنچانا ہے۔

لنڈن ۶ ستمبر۔ جرمنی کے خلاف جنگ چھڑ جانے سے چیکوسلواکیہ میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ لوگ ہٹلر کے ظلم و ستم سے آزاد ہونا چاہتے ہیں تازہ خبر ہے۔ کہ لوگوں کی خفیہ سرگرمیوں سے گھبرا کر ہٹلری حکومت نے پراگ کا براڈ ریڈیو سٹیشن بند کر دیا ہے۔ اور ایک حکم کے ذریعہ ملک کی ۲۵ ہزار چیک انجمنوں کو خلاف قانون قرار دیدیا ہے۔

لیوس ۶ ستمبر۔ آسٹریا میں گڑبڑ شروع ہو گئی ہے اور عوام ہٹلر سے انتقام لینے کے موقع کی تلاش میں نازیوں کے خلاف سر اٹھا رہے ہیں۔

شملہ ۶ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے قحط حصار کے سلسلہ میں حکومت پنجاب کا ریلیف کے کام پر بہت سا خرچ آ جانے کی وجہ سے آئندہ سال کے بجٹ میں ایک کروڑ ۱۲ لاکھ روپے کا خسارہ ہونے کی توقع ہے۔

نئی دہلی ۶ ستمبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ بابو راجندر پرشاد صدر کانگرس بوجہ خرابی صحت ورکنگ کمیٹی کے آئندہ اجلاس واردھا میں شامل نہ ہو سکیں گے۔ مسٹر مہادیو ڈیسائی ان سے بین الاقوامی صورت حالات کے متعلق ان کے خیالات معلوم کرنے کے لئے رانچی روانہ ہو گئے ہیں۔

امرت سر ۶ ستمبر۔ گندم ۲/۱۰/۱۱ سے ۴/۱۱/۲ تک چنے ۳/۸/۶ سے ۴/۸/۱۴ تک۔ سونا ۴۰/۸/- چاندی ۶۳/-/- پونڈ ۳۵/۰/- لاہور ۶ ستمبر گندم اگست ۳/۵/۶ گندم مئی ۳/۱۲/-

ناطہ ایک نہایت مخلص موصی۔ آرائیں قوم کے نوجوان پیدائشی احمدی بعمر ۲۴ سال (اندازاً) تعلیم انگریزی مڈل۔ صاحب روزگار سکنی زمین کے مالک کیلئے ایک ایسی رفیقہ حیات کی ضرورت ہے جو کنواری مقبول صورت و سیرت ہو خط و کتابت یا بالمشافہ گفتگو کے لئے۔

خاکسار:- شیخ محمد عبد اللہ (قریب دفتر زخصتی) بالمقابل دفتر محکمہ بجلی محلہ دار الفضل قادیان دار الامان

کٹ پیس کے نرخوں میں کمی

ہر ہفتہ گانٹھیں اور کھلا مثلاً پاپلین ہر قسم کی چینٹ ہر قسم ظفر ولائتی۔ جاپانی۔ وائل ڈوریا جالی۔ مور کین بوسکی ساٹن کریپ جارجٹ اور زنانہ مردانہ سوٹوں کے کپڑے نئے ڈیزائن۔ نیا سٹاک آگیا ہے کراچی کے علاوہ ہندوستان بھر میں تھوک مال روزانہ سپلائی ہو رہا ہے بیوپاریوں کو ہر قسم کی سہولت دی جاتی ہے۔ آج ہی نرخنامہ منگا کر آزمائشی آرڈر دیں اس ماہ نرخ بہت کم کر دیئے ہیں۔ سبھا سنز کٹ پیس پوسٹ بکس ۸۶ نیو کلاتھ مارکیٹ کراچی

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمائیے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہو گی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشان بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی مبہی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آ سکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عہ)

(نوٹ) فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوائیے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔ ملنے کا پتہ: مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سری نگر (کشمیر) سے لاہور اور دھلی تک

ریل اور سڑک کے مشترکہ واپسی ٹکٹ

(۱) اس وقت سری نگر سے لاہور اور دہلی تک اول۔ دوم۔ درمیانہ اور سوم درجہ کے ریل اور سڑک کے مشترکہ واپسی ٹکٹ (سکیم اے اور سکیم بی صرف) بہ اشتراک روڈ موٹر سروس جسے میسرز این ڈی رکھاکشن اینڈ سنز این۔ ڈبلیو۔ ریلوے آوٹ ایجنٹس چلا رہے ہیں۔ جاری کئے جاتے ہیں۔

(۲) لاہور اور دہلی سے سری نگر کو جن کرایوں پر یہ ٹکٹ جاری کئے جاتے ہیں وہ کرائے برعکس جانب چارج کئے جائیں گے۔ اور تمام شرائط مقررہ کے تابع ہوں گے کسی سال میں ۳۰ر نومبر کے نصف شب سے بعد کوئی ٹکٹ حاصل نہیں کیا جاسکے گا۔

(۳) ہر سال سری نگر سے لاہور اور دہلی تک براستہ راولپنڈی درمیانہ اور تیسرے درجہ کے ریل اور سڑک کے مشترکہ ٹکٹ صرف یکم نومبر سے ۳۰ر اپریل تک جاری کئے جایا کریں گے۔ یہ ٹکٹ واپسی سفر کی تکمیل کے لئے تاریخ اجراء سے چھ ماہ تک کارآمد ہوں گے۔ وہ کرایہ جات اور دیگر شرائط جن کے ماتحت لاہور اور دہلی سے سری نگر کو ٹکٹ جاری کئے جاتے ہیں۔ ان ٹکٹوں پر بھی جو برعکس جانب جاری کئے جائیں گے اطلاق پائیں گے۔ مزید تفصیلات کے لئے این۔ ڈی رادھاکشن اینڈ سنز آوٹ ایجنٹس راولپنڈی یا چیف کمرشل منیجر لاہور سے خط و کتابت کریں:

نارتھ ویسٹرن ریلوے

دسہرہ کی تعطیلات کے لئے رعائتیں

آئندہ تعطیلات دسہرہ کے لئے ۱۰۔ اکتوبر سے ۲۲۔ اکتوبر ۱۹۳۹ء تک واپسی ٹکٹ جو ۳۰۔ اکتوبر تک کارآمد ہوں گے۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے پر بہ تفصیل ذیل جاری کئے جائیں گے۔ بہ شرطیکہ ایک طرف کا سفر سو میل سے زیادہ ہو۔ یا ۱۰۰ میل کا رعائتی کرایہ ادا کیا جائے:

اول و دوم درجہ	۱ ½ کرایہ
درمیانہ اور تیسرا درجہ	۱ ½ کرایہ

چیف کمرشل منیجر لاہور

موسم سرما کا فائدہ مند روزگار

امریکن گرم قیمتی کوٹ اور نئے کوٹ پیس پارچہ کی گانٹھیں معقول نرخ پر منگوا کر فروخت کر کے فائدہ اٹھایئے قلیل سرمایہ کا باعزت آسان فائدہ مند روزگار ہے۔ جس سے ایک محنتی آدمی موسم سرما ہی میں سال بھر کی روزی پیدا کر سکتا ہے۔ مختلف قسم کے کوٹوں کی گانٹھ یکصد روپیہ کی۔ کوٹ پیس کا نمونہ کا بنڈل پچاس روپیہ کا ہے چہارم رقم پیشگی آنی چاہئے۔ نوخنامہ مفت طلب کیجئے۔

احمدی برادران سے خاص رعایت

ایس رفیق بھائی جیکب سرکل۔ بمبئی

ضرورت رشتہ

دو کنواری لڑکیاں جن کی عمر علی الترتیب ۲۰ اور ۱۴ سال ہے پرائمری تک تعلیم یافتہ ہیں قرآن مجید مترجم اور تجرید بخاری شریف اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض کتب سے واقف ہونے کے علاوہ امور خانہ داری سے بھی بخوبی واقف ہیں اور ایک وصیت کنندہ بھی ہے۔ ان کیلئے مخلص احمدی رشتوں کی ضرورت ہے جواب کیلئے ارکا ٹکٹ آنا ضروری ہے۔ الف معرفت فضل الدین سکرٹری انجمن احمدیہ بنگہ ضلع جالندھر

ہومیوپیتھک علاج میں شفا زیادہ ہے

یہی وجہ ہے۔ کہ تمام امراض بسہولیت جلد شفا پاتے ہیں کم خرچ زود اثر مقبول عام ہے جہاں دوسرے علاج ناکامیاب رہتے ہیں۔ ہومیوپیتھک علاج کامیاب ہوتا ہے۔ تجربہ کریں شافی خدا ہے۔ اس علاج میں اللہ تعالےٰ نے مخلوق کے لئے بے انتہا فوائد رکھے ہیں۔ قلیل دوا زیادہ فائدہ۔ روپوں کا کام پیسوں۔ سالوں کا کام دنوں اور گھنٹوں میں انہی دواؤں سے ہوتا ہے۔ سینکڑوں ڈاکٹروں کی مجرب ہزاروں بار ہزاروں مریضوں پر تجربہ شدہ کھانے میں مزیدار۔ بے ضرر بیماری کو جڑ سے کھونے والی چیر پھاڑ کی تکلیف سے بچانے والی مایوس العلاج بفضل خدا صحتیاب ہوئے ہیں۔ آپ بھی استعمال کرائیں تو انشاء اللہ سریع التاثیر پائیں گے۔ کوئی تکلیف ہو۔ کیسا ہی مرض ہو۔ پوری کیفیت لکھ کر دوا حاصل کیجئے۔ امراض مخصوصہ مردمان کے لئے بہترین ادویات موجود ہیں۔ مستورات اور بچوں پر یہ علاج خاص اثر کرتا ہے۔ دیرینہ پیچیدہ و گندہ امراض کے زہر کو جلد زائل کرکے تندرست کرتا ہے۔ خونی و بادی بواسیر دمہ کنٹھ مالا۔ ناسور گنٹھیا۔ پرسوت باؤ گولہ۔ یرقان۔ تلی۔ سیلان الرحم۔ مرگی۔ ذیابیطس۔ سفید داغ فیل پا۔ سوکھا۔ جریان کے لئے خاص مجرب ادویات موجود ہیں۔ مقویات بہت فائدہ مند ہیں۔ روز افزوں ترقی اس علاج کو ہے۔ کفایت شعاری کو مدنظر رکھتے ہوئے توجہ کریں:

ڈاکٹر ایم۔ ایچ احمدی معرفت الفضل قادیان

خطرے کا الارم

دنیا پر عالمگیر جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں۔ وہ کمزور حکومتیں اور اقوام جو کس مپرسی کی حالت میں تھیں۔ آج تمام دنیا کو چیلنج کر رہی ہیں۔ دنیا جنگ کے بھیانک منظر سے لرزہ براندام ہے۔ اسکی کیا وجہ ہے؟ صرف جذبہ قوم پروری اور اپنے ملکی مصنوعات کی قدردانی

ان حالات میں کیا احباب جماعت کا فرض نہیں کہ وہ اسبات کا عہد کرلیں کہ ہم سوائے اسٹار ہوزری کی تیار کردہ جراب اور بنیان کے اور کوئی مال استعمال نہیں کریں گے۔ سٹار ہوزری اب خدا کے فضل و کرم سے بہت عمدہ مال تیار کر رہی ہے۔ اور قیمتیں بھی نسبتاً کم ہیں۔ ہم دن رات اس کوشش میں ہیں کہ مال جس قدر بھی ممکن ہوسکے شاندار صورت میں احباب کے سامنے پیش کریں۔ کیا آپ کا فرض نہیں۔ کہ آپ بھی ہماری حوصلہ افزائی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں:

جنرل منیجر دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

ہوائی حملوں سے بچاؤ کے لئے لوگوں کو تیار کیا جاتا ہے۔ اور یہ خطرہ لگ رہا ہے کہ دشمن کے جہاز

ہندوستان کے شہروں پر گولہ باری

کریں گے۔ اور ان کو تباہ کر دیں گے۔ اب ایسے جہاز تیار ہو چکے ہیں۔ کہ جو دو سو ٹن یعنی قریباً تین ہزار من تک وزنی بم لے کر بمباری کرتے ہیں۔ اور ایک ہی پرواز میں دو دو اور اڑھائی اڑھائی ہزار میل جا کر حملہ کر کے واپس آ جاتے ہیں۔ اور ایسے سمندری جہاز تیار کئے گئے ہیں۔ جو ہوائی جہازوں کو لاد کر دوسرے ملکوں کے قریب لے آتے ہیں۔ جہاں سے اڑ کر وہ ان ملکوں پر آسانی سے حملے کر کے واپس ان سمندری جہازوں پر آ اترتے ہیں۔ ہندوستان ان سامانوں کے ہوتے ہوئے ایسیا کی زد میں ہے۔ روس کے علاقوں اور چین کے جاپانی علاقوں کی زد میں ہے روسی سرحد انگریزی سرحد سے پانچ چھ سو میل ہے۔ حبشہ کی دو ہزار میل کے قریب ہے۔ اور بعض علاقوں میں تو ہندوستان کی سرحد برطانیہ کے مخالف ملکوں سے سو ڈیڑھ سو میل ہی ہے۔ گو اب تک روس۔ اٹلی اور جاپان نے جرمن کے ساتھ جنگ میں شامل ہونے کا فیصلہ نہیں کیا۔ لیکن خطرہ ضرور ہے کہ کسی وقت وہ بھی جنگ میں شامل ہو جائیں ان حالات میں یہ امر بعید نہیں کہ معصوم ہندوستان پر گولہ باری کی جائے اور اس کے نہتے افراد کو اس لئے تباہ کر دیا جائے۔ کہ وہ انگریزوں کی حکومت میں کیوں ہیں۔

بمباری سے تباہی کا خطرہ

انگلستان فرانس اور ان کے مقابلہ میں جرمنی اور اگر اٹلی اور روس لڑائی میں شامل ہو جائیں۔ تو ان کو بھی ہے۔ پولینڈ ترکی اور مصر کو بھی ہے۔ مگر ان کے افراد یہ لذت بھی محسوس کرتے ہیں۔ کہ اگر دشمن ہم کو ماریں گے۔ تو ہم بھی ان کو ماریں گے۔ لیکن ہندوستانی کیا کہہ سکتے ہیں۔ نہ ان کی اپنی کوئی فوج ہے نہ سامان ان کے پاس ہے سوائے اس کے کہ جو انگریز ان کے لئے مہیا کر دیں۔ اور پھر وہ سامان بھی انگریز افسروں کے قبضہ میں ہو گا۔ ہندوستانیوں کا نہ جنگ کرنے میں کوئی دخل ہے نہ صلح کرنے میں اس میں کوئی شک نہیں کہ فتح کی صورت میں ہندوستان کو کوئی خاص فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اگر خدانخواستہ انگریزوں کو شکست ہو جائے۔ تو نقصان میں ہندوستان کو ضرور حصہ دار بننا پڑے گا۔ گویا گو ہندوستانی فتح کے حصہ سے محروم ہیں۔ مگر تکلیف میں شامل ہیں۔ لڑائی یا صلح نہ ان کے ہاتھ میں ہے۔ اور نہ اس میں ان کا کوئی دخل ہے۔ پھر فتح کے انعامات میں بھی ان کا کوئی حصہ نہیں۔ لیکن

شکست کے نقصان

میں ضرور ہے۔ پچھلی جنگ میں کم سے کم چار پانچ لاکھ مسلمان شریک ہوئے ہوں گے۔ ان میں سے پچاس ساٹھ ہزار مارے گئے ہوں گے۔ اور قریباً لاکھ ڈیڑھ لاکھ زخمی ہوئے ہوں گے۔ لیکن بعد میں کیا ہوا۔ اور مسلمانوں کو کیا صلہ ملا۔ یہ کہ ترکی کے حصے بخرے کر دیئے گئے۔ اور جن مسلمانوں نے اپنے خون بہائے تھے وہ دیکھتے کے دیکھتے اور روتے کے روتے رہ گئے۔ اسی طرح عرب کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے گئے۔ تو فتوحات کی صورت میں تو ہندوستانیوں کو کوئی فائدہ نہیں لیکن شکست کی صورت میں نقصان ضرور ہے۔ ان کے اپنے بچاؤ کی کوئی صورت ان کے اختیار میں نہیں بلکہ انگریزی حکومت کے اختیار میں ہے نہ صلح ان کے اختیار میں ہے۔ اور نہ لڑائی۔ مگر چونکہ انگریزوں کا بہت بڑا اقتدار ہندوستان کی وجہ سے ہی ہے اس لئے یہ بات واضح ہے کہ جہاں تک ان کا زور چلے گا۔ انگریز ہندوستان کو تباہ ہونے یا دشمن کے قبضہ میں جانے سے بچائیں گے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ کسی بات میں

ہندوستان کی رائے کو دخل نہیں

وہ محض ایک ہتھیار کی حیثیت رکھتا ہے۔ ایک تیر ہے جسے جدھر چاہے چلا دیا جائے۔ وہ دماغ نہیں۔ کہ خود کچھ سوچ سکے۔ اور مشورہ دے سکے۔ ان حالات میں اسے ذہنی لذت بھی کوئی حاصل نہیں ہو سکتی۔ فرانس اگر جرمنی پر بمباری کرے تو جرمنی بھی اس کا انتقام لے سکیگا۔ اور کہے گا۔ کہ ہم نے بھی خوب خبر لی۔ اور اگر پولینڈ پر جرمنی حملہ کرے۔ تو وہ بھی آگے سے جواب دے کر ذہنی طور پر ضرور لذت اندوز ہو سکتے ہیں۔ کہ ہم نے بھی ان کو خوب سزا دی ہے۔ مگر

ہندوستان پر اگر حملہ ہو

تو وہ کس مونہہ سے کہہ سکتا ہے۔ کہ میں بھی بدلہ لیتا ہوں۔ جب کہ اس کے پاس نہ کوئی بم ہے نہ طیارہ۔ نہ گولی اور نہ بارود۔ اس صورت میں ایک ہندوستانی تو یہی کہتا ہوا گاؤں سے بھاگے گا۔ کہ ہائے میری قسمت۔ اگر ہندوستان کی طرف سے بمباری کا جواب بھی دیا جائے تو بھی ہندوستانی فخر نہیں کر سکتے۔ کہ ہم نے بھی خوب خبر لی۔ کیونکہ وہ تو نوکر ہیں۔ اپنی تنخواہ کے لئے یا زیادہ سے زیادہ جان بچانے کے لئے لڑتے ہیں۔ ملک اور قوم کے وقار اور افتخار کے لئے نہیں مگر اپنی اس بے بسی کے باوجود کوئی عقلمند ہندوستانی یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ

لڑائی انگریز کی ہے ہماری نہیں

اگر کوئی یہ کہے تو وہ احمق ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ وہ دشمن سے کہتا ہے کہ آ مجھے مار۔ میں تو حیران ہوں کہ ہندوستان کے بعض عقلمند اس وقت ایسی بیوقوفی کر رہے ہیں۔ کہ ابھی سوچ رہے ہیں۔ کہ ہم انگریزوں کا ساتھ دیں یا نہ دیں اگر وہ اپنے آپ کو انگریزوں کا دشمن بھی خیال کرتے ہیں۔ تب بھی ایسا خیال کرنا ایسا ہی ہے جیسے کہ دو شخص جو ایک دوسرے کے دشمن ہوں ایک چھت کے نیچے ہوں۔ کوئی بیرونی دشمن چھت پر بمباری کر رہا ہو۔ اور وہ سوچیں کہ ہم اس وقت ایک دوسرے کی مدد کریں۔ یا نہ کریں ایسا سوچنا حماقت ہے۔ کیونکہ اگر وہ چھت گری تو دونوں مریں گے۔

مدینۃ المسیح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان ۴ ستمبر ۳۹ء سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق نو بجے شب کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ خدا کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی بفضل خدا اچھی ہے ؏

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب معہ بیگم صاحبہ آج بعد دوپہر ڈلہوزی سے بذریعہ کار تشریف لے آئے

مجاہدین کی جو پارٹی کلو تک بھیجی گئی تھی۔ آج ساڑھے پانچ بجے شام بذریعہ گاڑی واپس آ گئی ہے۔

آج صبح کسی قدر بارش ہوئی۔

فنانشل سیکرٹری صاحب تحریک جدید مطلع فرماتے ہیں کہ ۲ ستمبر تک جن اصحاب نے اپنے وعدہ کی رقوم ارسال کر دی ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کر دیا جائے۔ کہ ان کے نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں پیش کر کے دعا کی درخواست کی گئی ہے۔

جامعہ احمدیہ کی طرف سے اطلاع پہنچی ہے کہ امیدواران درجہ رابعہ کا سالانہ امتحان آخر ستمبر میں ہونا قرار پایا ہے۔ درخواستوں کا ۱۰ تاریخ تک جامعہ میں پہنچ جانا ضروری ہے فیس تین روپیہ ہے۔ جس کی ادائیگی درخواست کے ساتھ ہی ضروری ہے۔ درخواست میں ولدیت وطن اور جن مضامین میں شامل ہونا ہو ان کا بھی ذکر کیا جائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انگریزوں کے ساتھ ہندوستان کا تعلق

ایسا گہرا ہے۔ کہ خواہ کوئی ہندوستانی ان کا کتنا ہی دشمن کیوں نہ ہو۔ اگر جنگ کے وقت یہ خیال کرتا ہے۔ کہ میرے لئے یہ بھی ممکن ہے۔ کہ میں اس وقت انگریزوں کا ساتھ نہ دوں۔ تو میرے نزدیک اس سے زیادہ احمق کوئی نہیں ہو سکتا۔ انگریزوں کے متعلق خواہ بعض ہندوستانیوں کے جذبات معاندانہ ہوں۔ خواہ غیر جانبدارانہ اور خواہ ہمدردانہ۔ اگر وہ عقلمندی سے کام لیں۔ تو انہیں انگریزوں کا ساتھ دینا پڑے گا۔ غرض خواہ ہم ان کے دشمن ہوں خواہ ہمدرد۔ اور خواہ غیر جانبدار۔ اگر ہم عقلمند ہیں۔ تو

ہم مجبور ہیں۔ کہ ان کا ساتھ دیں

ورنہ زیادہ سے زیادہ نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ پہلے ہمارے حاکم انگریز ہیں۔ اور پھر جرمن یا روس ہو جائیں گے۔ اور ہر عقلمند انسان بلکہ کمزور عقل کا انسان بھی اگر سوچ سمجھ سے کام لے۔ تو تسلیم کرے گا۔ کہ ہر تازہ دم حکومت زیادہ ظلم کرتی ہے۔ انگریزوں کو خواہ کوئی کتنا بُرا کہے۔ اگرچہ میرا خیال یہی ہے۔ کہ گو ان کے اندر ایمان والی دیانت تو نہیں۔ مگر یورپ کی کوئی اور قوم ایسی نہیں۔ جو ان کی طرح رعایا کا خیال رکھتی ہو۔ بے شک وہ بھی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور اپنے فائدہ کے لئے یہاں حکومت کرتے ہیں۔ جو شخص یہ کہتا ہے کہ انگریز یہاں اس لئے آئے ہیں۔ کہ ہندوستان کی خدمت کریں۔ وہ میرے نزدیک احمق ہے۔ یا جھوٹا ہے۔ مگر پھر بھی جو دوسرے غیر ملکوں میں اپنے فائدہ کے لئے گئے ہیں۔ ان

سب سے انگریز بہتر ہیں

دوسری قومیں محکوموں کی اگر کھال اتارتی ہیں۔ تو یہ کہتے ہیں۔ کہ کھال رہنے دو وہ اگر لباس اتروا لیتے ہیں۔ تو یہ کہتے ہیں۔ کہ ننگا نہ کرو۔ دوسری اگر روزی چھین لیتی ہیں۔ تو یہ کہتے ہیں۔ کہ ان کو بھی کھانے دو۔ اگر یورپ کا اقتدار ایک بلا ہے۔ تو انگریز ادنےٰ درجہ کی بلا ہیں اگر دوسری قوموں میں سے انتخاب کرنا پڑے۔ تو میں کہوں گا۔ کہ اگر عقلمند ہو تو انگریزوں کو منتخب کرو۔ امریکہ کی نسبت تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ وہ بہت دُور ہے۔ اور ہمیں اس کا پورا تجربہ کرنے کا موقعہ نہیں ملا۔ اس کے سوا باقی سب ممالک یعنی فرانس پرتگال۔ اٹلی وغیرہ سے

انگریزوں کا سلوک محکوموں سے

زیادہ اچھا ہے۔ وہ ایسا معاملہ کرتے ہیں۔ کہ ممکن ہوتا ہے۔ کہ کچھ مدت کے بعد ان کے محکوم آزادی کی طرف قدم اٹھا سکیں لیکن اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے۔ کہ انگریز بُرے ہیں۔ تب بھی کوئی عقلمند یہ خواہش نہیں کر سکتا۔ کہ ان کی حکومت بدل جائے جب کوئی حکومت لمبی ہو جاتی ہے۔ تو طبعاً اس میں کمزوری آ جاتی ہے۔ ان کو ہندوستان پر حکومت کرتے ہوئے سو سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ اور اب ان کی حکومت کا وہ رنگ نہیں رہا۔ جو پہلے تھا۔ وہ اب زیادہ عرصہ تک پُرانے طریق پر حکومت نہیں کر سکتے اور مجبور ہیں۔ کہ

۵۰ - ۶۰ سال کے بعد ہندوستان کو آزادی

دے دیں۔ یہ ایک لمبی اور علمی بحث ہے اور اس کے اسباب پر روشنی ڈالنے کا یہ وقت نہیں۔ لیکن تاریخ سے یہی پتہ لگتا ہے۔ کہ جب کوئی قوم کسی ملک کو فتح کرتی ہے۔ تو یا تو وہ اسی میں آباد ہو کر اس کا حصہ بن جاتی ہے۔ یا پھر کچھ عرصہ بعد اپنی حکومت کھو بیٹھتی ہے۔ یا اس ملک کو آزاد کر دیتی ہے۔ انگریز سو سال سے اس ملک پر حکومت کر رہے ہیں۔ اور اب ہندوستانیوں کو انہوں نے بہت سے حقوق دے دیئے ہیں ہندوستانی بھی حقوق طلبی کر رہے ہیں۔ اس وقت انارکسٹوں اور انگریزوں میں ایک دوڑ جاری ہے۔ اگر تو اس وقت سے پہلے کہ ہندوستانیوں کے دلوں میں انگریزوں کی طرف سے نفرت پیدا ہو جائے۔ ہندوستان کو آزادی مل گئی۔ تو آزادی کے بعد بھی ہندوستان انگریزوں کا دوست رہے گا لیکن اگر یہ وقت آنے سے پہلے انارکسٹوں نے غلبہ حاصل کر لیا۔ تو آزادی ملے گی۔ تو پھر بھی۔ مگر اس صورت میں دونوں ملکوں کے تعلقات اچھے نہیں رہیں گے بہرحال اب

ہندوستان کا قدم آزادی کی طرف

ہی اٹھے گا۔ سو سال کی حکومت بڑی لمبی حکومت ہے۔ اور یہ پُرانے زمانہ کی ہزار سال کی حکومت کے برابر ہے۔ اب اگر ہندوستان کی حکومت میں کوئی تغیر ہوگا۔ تو ہندوستان کی بہتری کے لئے ہی ہوگا۔ اور اسے حقوق ملتے جائیں گے لیکن اگر یہ حکومت بدل جائے۔ تو جو نئی قوم آئے گی۔ وہ پہلے تو کچھ عرصہ اس نشہ میں رہے گی۔ کہ ہم نے یہ ملک فتح کیا ہے۔ پھر کچھ عرصہ اس غصہ میں رہے گی۔ کہ اس ملک نے ہم سے لڑائی کی تھی۔ اور اس طرح پہلے تیس چالیس سال تک وہ خوب جونک کی طرح خون چوسے گی۔ اور کہے گی۔ کہ اچھا اب تمہاری خبر خوب لیتے ہیں۔ اور تمہیں بتاتے ہیں کہ انگریزوں سے مل کر ہمارے ساتھ لڑائی کرنے کا انجام کیا ہے۔ اس کے جو مرد لڑائیوں میں مارے جائیں گے۔ ان کی عورتیں۔ اور دوسرے رشتہ داروں کے دلوں میں چونکہ غصہ ہوگا۔ اس لئے وہ اپنی قوم کو خوب بھڑکائیں گے۔ کہ ہندوستانیوں کو پیس دو۔ انہوں نے کیوں ہم سے لڑائی کی۔ اور وہ یہ خیال بھی نہیں کریں گے۔ کہ بیچارے تو ماتحت تھے ان کا کیا اختیار تھا۔ بلکہ یہی کہیں گے کہ انہوں نے کیوں انگریزوں کا ساتھ دیا۔ وہ ہندوستان کی مجبوریوں کا کوئی خیال نہیں رکھیں گے۔ اور ان کے اس غصہ کی وجہ سے ہندوستان پر جو تباہی اور بربادی نازل ہوگی۔ اس کا تصور کر کے بھی ایک عقلمند کانپ اُٹھتا ہے۔ اور میں تو حیران ہوں۔ کہ

کانگرس کے لیڈر

یہ کس طرح سوچ رہے ہیں۔ کہ انگریزوں سے تعاون کریں۔ یا نہ کریں۔ حالات تو ایسے ہیں۔ کہ وہ خواہ انگریزوں کو اچھا سمجھیں۔ اور خواہ بدترین خیال کریں۔ دونوں صورتوں میں ان کے لئے تعاون کرنا ضروری ہے اگر ہندوستان ان سے تعاون نہیں کرے گا۔ تو خطرناک مصائب میں گرفتار ہو جائے گا۔ اور نسلوں تک اسے رونا پڑے گا۔

تو اس وقت بہرحال ہندوستان بھی خطرہ کے مقام پر ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ان صاحب اقتدار لوگوں کو سمجھ نہ دے۔ جو لڑائی کرا سکتے۔ یا اسے روک سکتے ہیں۔ ہمارے لئے سخت مشکلات درپیش ہیں۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ لڑائی کی ذمہ واری کس پر ہے۔ ہٹلر پر ہے۔ یا پولینڈ پر۔ یا انگریزوں پر۔ ہم بہت دُور بیٹھے ہیں۔ اور اصل حالات ہم تک نہیں پہونچتے۔ لیکن جہاں تک پہونچتے ہیں ان سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ انگریز اور ان کے حلیف حق پر ہیں۔ اصل حالات اور واقعات تاریخ بعد میں بیان کرے گی لیکن جب تک وہ ظاہر نہ ہوں۔ ہر قوم کا یہ حق ہے۔ کہ اس کے متعلق حسن ظنی سے کام لیا جائے۔ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی یہی ہدایت فرمائی ہے۔ کہ حسن ظنی سے کام لینا چاہیئے۔ ایک شخص کے متعلق جب ایک صحابی نے بدظنی سے کام لیا۔ تو آپ نے اسے یہی فرمایا۔ کہ ھل شققت قلبه۔ کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھا ہے۔ تو ہر قوم کے متعلق پہلا حق یہی ہے۔ کہ اس کے متعلق حسن ظنی سے کام لیا جائے لیکن جو کچھ تجربہ ہوا ہے اس نے جرمنی اور اٹلی کے متعلق حسن ظنی کا حق ہمارے دلوں سے اڑا دیا ہے۔ اٹلی نے جو کچھ البانیہ کے ساتھ کیا۔ یا جرمنی نے چیکوسلواکیہ سے کیا۔ اسے دیکھتے ہُوئے ہم مجبور ہیں۔ کہ انگریزوں کی بات پر ان کی نسبت زیادہ اعتبار کریں۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بھی ہے۔ کہ جو قوم ایک بار غلطی کرے ضروری نہیں۔ کہ وہ دوسری بار بھی غلطی کرے۔ اس لئے ہم کوئی قطعی رائے تاحال ظاہر نہیں کر سکتے۔ مگر اب بھی یہی امید رکھتے ہیں کہ شائد اللہ تعالےٰ ان کے دل میں رحم پیدا کر دے۔ اور وہ ایسا طریق اختیار کر لیں۔ کہ امن قائم رہے۔ (افسوس کہ اس خطبہ کے ایک گھنٹہ کے بعد ہی معلوم ہُوا۔ کہ جنگ باقاعدہ شروع ہو گئی ہے۔ اور ہٹلر نے انسانیت کے خیر خواہوں کی اپیلوں کو رد کر دیا ہے)۔

اور یا انگریزوں کے دل میں ایسی کیفیت پیدا کر دے کہ وہ ایثار اختیار کریں۔ جس سے انصاف بھی قائم رہے اور امن بھی۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ کی مشیت یہی ہو کہ لڑائی ہو تو

ہمیں دعا کرنی چاہیئے

کہ اس کی مضرتوں سے بالخصوص ہمیں بچائے۔ اور ان لوگوں کو بھی جن کا وجود دینی و دنیوی لحاظ سے مفید ہو۔ یہ تو خیال بھی نہیں کیا جا سکتا۔ کہ بم برسیں گولیاں چلیں اور نقصان بالکل نہ ہو۔ اور کوئی آدمی بھی نہ مرے۔ مگر نقصان بھی ایک نسبتی امر ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ شدید بمباری کی وجہ سے بھی کم سے کم نقصان ہو۔ یا زیادہ نقصان بدکاروں کا ہو۔ پس اگر اللہ تعالیٰ کی مشیت ہماری اس دعا کو قبول کرنے کے لئے تیار نہ ہو۔ کہ جنگ ٹل جائے تو یہ ضرور ہو کہ

شدید نقصان شریروں کو زیادہ پہنچے

آجکل مادیات کا زور ہونے کی وجہ سے لوگوں کے دلوں سے دعاؤں پر ایمان جاتا رہا ہے بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ بعض احمدیوں کی دعائیں بھی رسمی ہوتی ہیں۔ دوسرے احمدی دعا کرتے ہیں۔ اس لئے وہ بھی شریک ہو جاتے ہیں۔ مگر دعا قبول وہی ہوتی ہے جس کے ساتھ یقین ہو۔ اور یہ مقام عارف کو ہی حاصل ہوتا ہے۔ مومن کو تو

اللہ تعالیٰ کا ہاتھ

چھوٹی چھوٹی چیزوں میں بھی نظر آتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ ایک بزرگ تھے۔ چلتے چلتے جب ان کا گھوڑا رکتا۔ تو وہ سمجھ لیتے۔ کہ میں نے کوئی گناہ کیا ہے۔ انسان کا نفس خدا تعالیٰ کی سواری کے لئے بمنزلہ گھوڑے کے ہے۔ اور جب وہ خدا تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے تو میرا گھوڑا بھی میری نافرمانی کرتا ہے۔ تو عارف ہر چیز میں خدا تعالیٰ کا نشان دیکھتا ہے۔ مگر نادان بڑے بڑے نشانات سے بھی یونہی گزر جاتا ہے۔ لیکن حق یہی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے حضور ایک مقام ایسا ہے۔ کہ اس میں وہ

ہر کافر و مومن کی دعا سنتا ہے

اور اس میں کوئی امتیاز نہیں کرتا۔ قرآن کریم میں یہ دونوں مضمون علیحدہ علیحدہ بیان کئے گئے ہیں۔ ایک جگہ فرماتا ہے امّن یجیب المضطر اذا دعاہ اور دوسری جگہ فرماتا ہے کہ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان کئی نادان اعتراض کرتے ہیں کہ قرآن کریم میں اختلاف ہے ایک جگہ تو فرماتا ہے کہ میں مضطر کی دعا سنتا ہوں۔ اور ایک جگہ یہ کہ میں ہر پکارنے والے کی دعا سنتا ہوں۔ لیکن یہ اعتراض محض عدم تدبر کی وجہ سے ہے۔ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان سورۂ بقرہ میں ہے۔ وہاں رمضان کا ذکر ہے۔ اور اس سے پہلے یہ سوال درج ہے۔ کہ اذا سالک عبادی عنی فانی قریب۔ یعنی جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں وہ بے قرار اور بے تاب ہو کر آئیں اور دریافت کریں کہ ہمارا خدا کہاں ہے۔ تو ان سے کہہ دو کہ میں قریب ہوں اجیب دعوۃ الداع اذا دعان۔ میں اس

پکارنے والے کی دعا

سنتا ہوں جو بے قرار اور بے تاب ہو کر پاگل کی طرح چیختا اور دریافت کرتا ہے کہ میرا خدا کہاں ہے۔ تو یہاں الداع سے مراد لقاء الٰہی کی دعا کرنے والا ہے قرآن کریم کی ایک دوسری آیت سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے۔ چنانچہ فرمایا الذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ یعنی جو لوگ ہمارے ملنے کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ ہمیں اپنی ذات کی قسم ہم انہیں کئی رستے اپنے ملنے کے دکھا دیتے ہیں۔ اگر دل میں جلن سوزش تڑپ اور بے تابی پیدا ہو جائے تو ایسا انسان اللہ تعالیٰ کو پانے سے کبھی محروم نہیں رہ سکتا۔ تو یہاں اس دعا کا ذکر ہے یہ مومن کے لئے جو پاگلوں کی طرح بیتاب ہو کر اپنے خدا کو پکارتا ہے یہ

عشق کی کیفیت

ہے جو محبوب کے لئے بیتاب کر دیتا ہے مجھے یاد ہے۔ یہاں ایک چوہڑے کو چوہڑی سے عشق تھا۔ وہ رات دن چلاتا رہتا کہ اے میرے خدا تو مجھے اپنی فلاں محبوب سے ملا دے۔ میں نے اسکی آواز کوئی بار تہجد کے وقت گاؤں کے دوسرے سرے سے سنا ہے۔ تو عشق میں انسان بے تاب ہو جاتا ہے۔ اور یہ عشق جب خدا تعالیٰ کے متعلق ہو۔ اور انسان بیتاب ہو کر کہے کہ کہاں ہے میرا خدا۔ تو جس وقت یہ ربودگی کی حالت اور عشق کی غشی اس پر پیدا ہو۔ اور وہ بے تاب و بیقرار ہو کر تہذیب کے تمام دستور اور قواعد کو بھول کر پاگلوں کی طرح آواز دے کہ کہاں ہے میرا خدا۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ادھر سے میں بھی چلانے لگتا ہوں۔ کہ میں قریب ہوں جیسے بچہ بعض اوقات سوتے ہوئے یہ خیال کر کے کہ شاید میری ماں مجھ سے جدا ہو گئی ہے۔ یا کوئی ڈراؤنا خواب دیکھ کر اماں اماں چلا اٹھتا ہے تو ماں جھٹ آواز دیتی ہے۔ کہ میرے بچے میں تیرے ساتھ لیٹی ہوں۔ اسی طرح جب بندہ بے تاب ہو کر خدا تعالیٰ کو پکارتا ہے۔ اور سوال کرتا ہے کہ

ہمارا خدا کہاں ہے

تو اللہ تعالیٰ اسے انتظار اور شک میں نہیں چھوڑتا بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی طرف سے گارنٹی دیتا اور کہتا ہے۔ کہ تم میری طرف سے مختار ہو تم میری طرف سے فوراً کہدو۔ کہ

میں پاس ہی ہوں

گھبراؤ نہیں آگے فرماتا ہے اجیب دعوۃ الداع اس قسم کے پکارنے والے کی آواز کو میں خود بھی سنتا ہوں اور صرف محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ذریعہ ہی جواب نہیں دیتا۔ بلکہ خود بھی اس کا جواب دیتا ہوں۔ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ذریعہ فوری جواب اسلئے دیا۔ کہ اس کی تڑپ بغیر جواب کے نہ رہے۔ مگر میں جواب صرف محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ذریعہ ہی نہیں دیتا بلکہ خود بھی دیتا ہوں۔ یہ تو اس آیت کے معنی ہیں دوسری آیت امّن یجیب المضطر اذا دعاہ سورۂ نمل میں ہے۔ وہاں دیکھو پہلے بارشوں وغیرہ کا ذکر ہے اور عذاب الٰہی کا۔ اور اسکا یہ مطلب ہے کہ ہندو مسلمان سکھ عیسائی۔ کافر مومن جو بھی مضطر ہو کر دعا مانگیگا اور اسکا اضطرار کمال کو پہونچ جائیگا۔ تو میں اس کی دعا کو بھی سنوں گا۔ مگر یہاں قاعدہ نہیں ہے اجیب دعوۃ الداع میں قاعدہ ہے۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسی دعا ضرور سنی جاتی ہے۔ مگر امّن یجیب المضطر کے یہ معنی ہیں کہ

مضطر کی دعا بھی سنی جاتی ہے

یہ نہیں کہ ہر مضطر کی ہر دعا ضرور سنی جاتی ہے۔ یہ دنیوی امور کے متعلق ہے جو کبھی سنی جاتی ہے اور کبھی نہیں مگر یہ خیال صحیح نہیں۔ کہ غیر مومن کی دعا اللہ تعالیٰ سنتا ہی نہیں۔ یہ بات قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف ہے۔ اس مسئلہ پر میں نے اس لئے زور دیا ہے کہ پچھلے دنوں

بارش کی قلت

کے احساس پر قادیان میں دعائیں کی گئیں۔ احمدیوں نے بھی نماز استسقاء پڑھی۔ اور غیر احمدیوں نے بھی ہندوؤں نے بھی اپنے رنگ میں کی۔ اور میں نے دیکھا۔ کہ اس بارہ میں بھی ایک قسم کا تقابل پیدا ہو گیا تھا غیر احمدی اور ہندو چاہتے تھے کہ احمدیوں کی دعا نہ سنی جائے۔ اور احمدی چاہتے تھے۔ کہ ان کی نہ سنی جائے۔ میں حیران ہوں کہ یہ لوگ خدا تعالیٰ کو ٹکڑے ٹکڑے کیوں کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ میں ہر مضطر کی دعا سنتا ہوں۔ ہو سکتا ہے ایک وقت غیر احمدی زیادہ مضطر ہوں۔ ایک جگہ احمدی تاجر زیادہ ہوں۔ وہ اگر دعا کریں گے تو دل میں ممکن ہے ان کے یہ ہو کہ دس دن اگر اور بارش نہ ہو۔ تو چار آنہ من نرخ اور بڑھ جائے گا۔ اور احرار میں زمیندار زیادہ ہوں۔ انکی فصلیں سوکھ رہی ہوں دعا کے وقت انکی تو چیخیں نکل رہی ہونگی۔ غرض ہو سکتا ہے کہ احمدی تاجر تو سمجھتے ہوں۔ کہ اگر دس دن اور بارش نہ ہو تو چار آنہ من کا منافع ہوگا۔ لیکن زمیندار دیکھ رہے ہوں۔ کہ اگر دس دن اور بارش نہ ہوئی تو چار من کے بجائے ایک من فی ایکڑ فصل رہ جائے گی۔ اور اس لئے ان میں اضطرار زیادہ ہو۔ اب اس قاعدہ کے مطابق انکی دعا زیادہ سنی جائیگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیونکہ ان کے دل میں اضطرار اور تڑپ زیادہ ہے۔ تو کیا مقابلہ خدا تعالےٰ کی رحمانیت کو تقسیم کرنے والی بات ہے اللہ تعالےٰ کی رحمت بہت وسیع ہے۔ اور اس کی صفات غیر محدود طور پر ظاہر ہوتی ہیں۔ یہ مواقع خشیت اللہ پیدا کرنے کے ہوتے ہیں۔ نہ مقابلہ کے۔

مقابلہ دینی معاملات میں

ہوتا ہے۔ اگر کسی دینی معاملہ میں ہم بھی دُعا کریں۔ اور احراری بھی۔ تو اللہ تعالےٰ ان کی دُعاؤں کو ان کے مونہہ پر مار دے گا۔ اور ہماری قبول کرلے گا۔ کیونکہ ہم تو اس کے نام کی بلندی کے لئے کھڑے ہیں۔ اور وُہ شیطان کے نام کی بلندی کے لئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولویوں کو مخاطب کرکے لکھا ہے۔ کہ تم اگر میرے ہلاک ہونے کے لئے سب مل کر دُعائیں کرو۔ اور مقدس مقامات پر جا جا کر بیشک کرو۔ لیکن یاد رکھو۔ کہ خواہ تمہارے ناک بھی رگڑے جائیں۔ اللہ تعالےٰ پھر بھی تمہاری دُعائیں قبول نہ کرے گا۔ اسی طرح آج بھی اگر احمدیت یا دین کا سوال ہو۔ تو ہمارے سوا دوسری اقوام کی دُعائیں ہرگز نہ سُنی جائیں گی۔ اس کے مقابلہ میں اگر ہم دُعا کریں۔ اور ہمارے آنسو بھی نہ بہیں۔ تو اللہ تعالےٰ ہماری دُعائیں ضرور سُنے گا۔ اس لئے کہ ہم خدا تعالےٰ کے نام کی بلندی کے لئے کھڑے ہیں۔ مگر وُہ شیطان کے لئے۔ لیکن جہاں کوئی دینی معاملہ نہ ہو بلکہ ایک عام عذاب دُنیا پر نازل ہو رہا ہو۔ وہاں ہر مضطر کی دُعا سنی جائیگی ہاں اگر اضطرار یکساں ہو۔ تو جہاں اضطرار کے ساتھ ایمان بھی مل جائیگا وہاں دُعا زیادہ قبول ہوگی۔

فرض کرو۔ اضطرار کے سَو نمبر ہیں اور تمہارے دُشمنوں کو وُہ سَو ہی نمبر حاصل ہیں۔ اور تمہارے پاس نوّے۔ مگر تمہارے پاس ایمان ہے۔ اور ان کے پاس نہیں۔ تو تمہارے ایمان کے سَو ساتھ مل کر ایک سو نوّے ہو جائیں گے۔ اور ان کے سَو ہی رہیں گے۔ اس لئے تمہاری زیادہ سُنی جائے گی۔ لیکن فرض کرو۔ کسی کے ایمان کے نمبر ستّر تھے اور بیس اضطرار کے تھے۔ کل نوّے ہوئے گویا اس کی کامیابی کے نوّے وجوہات ہیں۔ لیکن اس کے بالمقابل ایک ہندو۔ اور غیر احمدی پچانوے وجوہ لے کر خدا تعالےٰ کے سامنے جاتا ہے۔ تو چونکہ اس کی تباہی کے خطرات زیادہ ہیں۔ اور اس میں شدید اضطرار پیدا ہو گیا ہے اللہ تعالےٰ اس کی دُعا کو زیادہ قبول کریگا پس ایسے معاملات میں

خشیت اللہ کو غالب آنے دینا چاہیئے

تقابل کا یہ موقعہ نہیں ہوتا۔ یہ کوئی کبڈی نہیں۔ ایسے عذاب کے موقعہ پر کسی کو کیا خوشی ہو سکتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ دوسرے کی دُعا نہ سُنے۔ مقابلہ دین کے معاملہ میں ہوتا ہے۔ اور اس میں اللہ تعالےٰ غیر مومنوں کی دعا کو نہیں سُنتا۔ کیونکہ وُہ دین کو نقصان پہونچانا چاہتے ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام نے دُعا فرمائی تھی۔ کہ اے اللہ ان میں سے کسی کو بھی زندہ نہ چھوڑ۔ اگر ان کی اولادیں زندہ رہیں۔ تو وُہ بھی تجھے گالیاں دینے والی ہونگی۔ تو مقابلہ ایسی دُعاؤں میں ہوتا ہے۔ مگر دُنیوی حاجات میں اللہ تعالےٰ دونوں کی دُعا سُن لیتا ہے۔ اور اضطرار کے ساتھ ایمان کے بھی نمبر دیتا ہے۔ اور جس کے نمبر زیادہ ہو جائیں۔ اسے غلبہ دے دیتا ہے۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سُنا ہوا ہے۔ کسی تفسیر کی روایت ہوگی بچپن میں آپ ہمیں کہانیاں سُنایا کرتے تھے جن میں سے ایک یہ تھی۔ کہ

جب حضرت نوحؑ کا طوفان آیا

تو اس وقت ایک چڑیا گھونسلے کا رستہ بھول گئی۔ وہاں اس کے چھوٹے چھوٹے بچے جن کو پیاس لگی ہوئی تھی۔ وُہ پانی پینے کے لئے مونہہ کھولتے تھے۔ مگر پانی نیچا تھا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے فرشتوں کو حکم دیا۔ کہ پانی اور اونچا کرو۔ تا ان کے مونہہ میں پانی پہنچ جائے۔ ساری دُنیا کافر تھی۔ اور اللہ تعالےٰ نے سب کو تباہ کر دیا۔ تا ان بچوں کو پانی مل سکے۔ یہ موازنہ ہے اس بات کا کہ جب دینی مقابلہ ہو۔ تو خدا تعالےٰ ساری دُنیا کی بھی اتنی قیمت نہیں سمجھتا۔ جتنی چڑیا کے بچوں کی۔ مگر جب دُنیوی معاملہ ہو۔ تو وُہ کہتا ہے۔ کہ یہ بھی میرے بندے ہیں۔ اور وُہ بھی۔ قرآن کریم میں اس مضمون کو اور جگہ بھی بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ یعنی اے مسلمانو! تم یہ نہ سمجھو۔ کہ ہم تمہاری ہی مدد کریں گے۔ بلکہ دُنیوی معاملہ میں ان کی بھی کریں گے۔ جو مومن نہیں ہیں۔ تو ایسے امور میں بہت خشیت اللہ پیدا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مقابلہ کی نہیں:۔

نمازِ استسقا احمدیوں نے ادا کی

اللہ تعالےٰ نے فضل کیا۔ اور کچھ بارش ہو گئی۔ اس کے بعد دوسروں نے بھی ضد کی وجہ سے نماز پڑھنا چاہی۔ مگر چونکہ انہوں نے یہ کہا۔ کہ ہم احمدیوں کے مقابلہ کے لئے کرتے ہیں۔ ان کی نہ سُنی گئی۔ اگر وُہ ایسا نہ کہتے۔ تو ممکن ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کی دُعا بھی سُن لیتا مجھے بعض احمدیوں کی طرف سے بھی ایسے خطوط ملے۔ کہ غیر احمدیوں نے دُعا کی ہے اور ہندوؤں نے بھی جگ وغیرہ کیا ہے دُعا کریں۔ اللہ تعالےٰ ان کی دُعا نہ سُنے مجھے اس سے تکلیف ہُوئی۔ اور جب مجھے غیر احمدیوں اور ہندوؤں کی نسبت یہ معلوم ہُوا۔ کہ وُہ کہتے ہیں۔ کہ اب احمدی تو دُعا کر چکے۔ اب ہم دُعا کریں گے اور ہماری دُعاؤں سے بارش ہوگی۔ تو مجھے اس سے بھی تکلیف ہوئی۔ اور میں نے دل میں کہا۔ کہ افسوس! یہ لوگ خدا تعالےٰ کی دینی نعمت سے تو محروم تھے ہی۔ مگر دُنیوی نعمتوں کا دروازہ کھُلا تھا جسے انہوں نے اس طرح بند کر لیا جب مجھے اس کی اطلاع ہوئی۔ تو

میں نے کہا

کہ چونکہ انہوں نے مقابلہ کا رنگ اختیار کیا ہے۔ اس لئے اب ان کی دُعا نہیں سُنی جائے گی۔ اور تین روز تک تو بارش نہیں ہوگی۔ جب میں واپس آیا۔ تو رستہ میں مجھے مولوی ابوالعطاء صاحب ملے میں نے دریافت کیا۔ کہ احرار نے ۲۶ تاریخ کو دُعا کی تھی۔ اب تک بارش تو نہیں ہُوئی۔ انہوں نے کہا۔ نہیں ہوئی۔ میں نے کہا۔ خیر اب تین دن گزر گئے ہیں۔ مولوی صاحب نے کہا۔ کہ آپ کا انتظار تھا۔ اب ہو جائے گی۔ میں نے اسی وقت آسمان کی طرف نگاہ کرکے دُعا کی۔ کہ الٰہی تیرا بارش کا قانون تو عام ہے۔ وُہ خاص بندوں سے تعلق نہیں رکھتا۔ مگر بعض اوقات دل میں امید پیدا ہو جاتی ہے۔ جو اگر پوری نہ ہو۔ تو بعض اوقات ابتلا پیدا ہوتا ہے اور اگر پوری ہو جائے۔ تو تقویت ایمان کا موجب ہوتا ہے۔ اور میں نے دعا کی کہ

۲۴ گھنٹے کے اندر اندر بارش ہو

رات کو میں نے انتظار کیا۔ صبح دس بجے کے قریب میں اندر بیٹھا تھا۔ کہ روشندان پر چھینٹے پڑنے کی آواز آئی۔ بالکل معمولی ترشح تھا۔ میں نے دُعا کی۔ کہ خدایا! ایسی بارش تو کافی نہیں۔ مخلوق کو تو ایسی بارش کی ضرورت ہے۔ جس سے لوگ سیراب ہوں۔ اس کے کچھ عرصہ بعد میں باہر نکلا۔ کہ باہر جو دفتر کے آدمی صفائی کر رہے تھے۔ انہیں دیکھوں۔ کہ کام ختم کر چکے یا نہیں۔ میں نے دُور ایک چھوٹی سی بدلی دیکھی۔ اور دُعا کی۔ کہ خدایا! اسے بڑھا دے۔ اور پھیلا دے۔ اور پندرہ منٹ کے بعد میں نے دیکھا۔ کہ بارش شروع ہو گئی۔ اور پانی بہنے لگا۔ تو

یہ ایک نشان ہے اللہ تعالےٰ کی طرف سے

مگر میں نے اس سے بڑھ کر بھی نشان مشاہدہ کئے ہیں۔ ایک دفعہ جب میں ابھی بچہ تھا اور پیچش کی شکایت تھی۔ بارش زور سے ہو رہی تھی۔ اور مجھے اس قدر بھلی معلوم ہو رہی تھی۔ کہ میں کھڑکی میں کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔ اس وقت مجھے سخت حاجت پاخانہ کی محسوس ہوئی۔ چونکہ اس بارش سے لطف اٹھا رہا تھا۔ میں نے سمجھا۔ کہ میں پاخانہ جاؤں گا۔ تو چونکہ ایسی بارش تھوڑی دیر ہوتی ہے۔ میرے آنے تک یہ بارش ہو جائے گی۔ میں نے اپنی عمر کے لحاظ سے دُعا کی۔ کہ الٰہی اس وقت یہ بارش بند ہو جائے۔ اور جب میں پاخانہ سے واپس آؤں تو پھر شروع ہو جائے۔ یہ دُعا کرکے میں پاخانہ گیا۔ اور میں نے دیکھا کہ بارش تھمی ہوئی تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب فارغ ہوکر واپس لوٹا اور آکر اپنی کھڑکی میں کھڑا ہوگیا۔ تو معاً بارش پہلے کی طرح تیزی سے برسنے لگی۔ اور میں اس نظارہ سے دیر تک لطف اٹھاتا رہا۔ اور اب یہ لطف اور بھی زیادہ تھا۔ کیونکہ میں نے اللہ تعالےٰ کی طرف سے دُعا کی قبولیت کا ایک ایمان بڑھانے والا نشان دیکھا تھا۔ بیشک ہمارے دشمن ان باتوں پر ہنستے ہیں۔ اور بعض کہتے ہیں۔ کہ یہ لوگ پاگل ہیں ایسی معمولی معمولی باتوں کو نشان قرار دیتے ہیں۔ اور دھوکہ خوردہ ہیں مگر ایک دو باتیں ایسی ہوں تو کوئی دھوکا کہہ سکتا ہے۔ لیکن جب سینکڑوں ہوں تو اسے کس طرح دھوکا کہا جاسکتا ہے مگر دنیوی معاملات میں مقابلہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ خشیت اللہ پیدا کرنا چاہیئے ہاں دینی امور ہوں تو دشمن خواہ کتنا مقابلہ کریں اور دُعائیں کریں۔ ان کے ناک بھی رگڑے جائیں۔ تو بھی ان کی نہیں سنی جائے گی۔

دنیوی معاملات میں

وہ بھی اللہ تعالےٰ کے بندے ہیں۔ اور ہم بھی۔ اگر اضطراران میں زیادہ ہو۔ تو اللہ تعالےٰ ان کی بھی سن لیگا۔ مَیں نے جو واقعات بیان کئے ہیں۔ یہ دُعا کا دوسرا مسئلہ ہے۔ یہ تو ایسا وقت ہوتا ہے جب اپنے رب سے ناز کرنے کو دل چاہتا ہے۔ جیسے بعض اوقات انسان دعوے سے کہتا ہے۔ کہ میں نے اپنے محبوب سے بات منوانی ہے۔ مجھے کل کی دُعا میں اضطرار بھی تھا مگر

اپنے محبوب سے ناز کرنے کا رنگ

بھی تھا۔ ایسے وقت کی دعا کے متعلق اللہ تعالےٰ جانتا ہے کہ اسے ضائع کرنا محبت کی ہتک ہے۔ تو مومن کی زندگی میں ہر جگہ نشان ہوتے ہیں۔

اس سفر کا ایک اور نشان

ہے۔ عزیزم مرزا ناصر احمد صاحب ڈلہوزی جا رہے تھے۔ ہم بھی دھرسالہ سے انہیں چھوڑنے کے لئے دوسرے موٹر میں گئے۔ جب پالم پور تک انہیں چھوڑ کر واپس آ رہے تھے راستہ میں موٹر خراب ہوگئی۔ اور ڈرائیور نے بتایا کہ پٹرول پہونچانیوالی نلکی بیچ میں سے ٹوٹ گئی ہے۔ بارش تیز ہو رہی تھی۔ اور ساتھ مستورات تھیں۔ قریباً شام کا وقت تھا۔ اور منزل سے قریباً ۲۲ میل دور تھے۔ اور وہ بھی پہاڑی سفر کہ جو مرد بھی دو میل فی گھنٹہ مشکل سے چل سکے۔ اور آدھ آدھ میل پر کوئی ایسی جگہ نہ تھی۔ جہاں آبادی ہو۔ میں نے سامنے دیکھا تو ایک جھونپڑی سی نظر آئی جو بعد میں معلوم ہوا کہ دوکان ہے۔ میں نے دل میں دُعا کی کہ وہاں تک ہی پہنچ جائیں۔ شائد وہاں سے کوئی صورت پیدا ہوسکے۔ میں نے دُعا کی کہ یا الہٰی یہ حالت ہے۔ ہم تو چل بھی سکتے ہیں۔ باہر بھی سو سکتے ہیں مگر ساتھ پردہ دار مستورات ہیں تو کوئی صورت پیدا کردے ایسا سامنے کے مکان تک پہونچ جائیں اتنے میں موٹر میں اصلاح ہوگئی۔ اور وہ چل پڑی اور ہم دل میں بہت خوش ہوئے۔ لیکن عین اس دوکان کے سامنے جاکر وہ پھر کھڑی ہوگئی۔ جس تک پہونچنے کے لئے مَیں نے دُعا کی تھی۔ میں نے ساتھیوں سے کہا کہ دیکھو خدا تعالےٰ نے کس طرح عین اس جگہ لاکر کھڑا کر دیا ہے۔ جہاں کے متعلق میں نے دل میں دعا کی تھی۔ یہ عجیب بات ہے کہ ہماری موٹر جاکر ایسی جگہ رُکی۔ کہ جو اس دوکان کے دروازہ کے دونوں سروں کے عین درمیان تھی۔ نہ ایک فٹ ادھر نہ ایک فٹ اُدھر۔ ساتھ ہی اللہ تعالےٰ نے یہ سامان بھی کر دیا۔ کہ وہاں ہم نے دیکھا کہ ایک لاری بھی کھڑی ہے۔ حالانکہ وہ جنگل تھا ہم نے دریافت کیا تو لاری والے نے بتایا کہ ہم پر کوئی مقدمہ ہے۔ اور جواب دہی کے لئے افسر کے پاس جا رہے ہیں مالک گاؤں میں گیا ہوا ہے۔ اور وہ اس کی منتظر ہے۔ ہم نے اسے کچھ امید دلائی۔ اور کچھ لالچ دیا۔ کہ اگر ہماری موٹر ٹھیک نہ ہو۔ تو موٹر کو لاری کے ساتھ باندھ کر ہمیں گھر پہونچا دے۔ یا کم سے کم کسی قصبہ تک جہاں موٹر ٹھیک ہوسکے۔ اور اگر ٹھیک ہو جائے تو احتیاطاً ساتھ چلے۔ کہ پھر موٹر کے دوبارہ خراب ہونے کی صورت میں ہماری مدد کرے اول تو وہ نہ مانا لیکن قریباً ایک گھنٹہ تک مِنت کرنے کے بعد جب موٹر درست ہوا تو وہ ڈرائیور بھی ساتھ چلنے پر رضامند ہوگیا۔ وہ علاقہ کچھ میدانی تھا۔ اور چڑھائی کم تھی۔ لیکن جب ہم اس جگہ پہونچے جہاں سے دھرسالہ کی چڑھائی شروع ہوتی ہے۔ اور تیرہ میل سفر باقی رہ گیا۔ تو اس نے آگے جانے سے انکار کر دیا۔ ہم نے اسے بہت امید دلائی۔ انعام کا لالچ دیا۔ مالک کی ناراضگی کی صورت میں اس کے پاس سفارش کرنے کو کہا مگر وہ آمادہ نہ ہوا۔ وہ کہنے لگا۔ کہ آپ کی موٹر ٹھیک چل رہی ہے۔ اب کیا حرج ہے۔ آپ اکیلے چلے جائیں۔ میں نے پھر دُعا کی۔ کہ یا الہٰی پھر جنگل کا جنگل ہی رہا۔ رات کا وقت تھا۔ اور اگر موٹر خراب ہوگئی تو دوسری سواری ملنے کی امید بھی نہیں۔ کیونکہ وہاں رات کے وقت موٹروں اور لاریوں کا چلنا منع ہے۔ مَیں نے دُعا کی۔ اور میرے یہی الفاظ تھے۔ کہ اب انسانی حد تو ختم ہوگئی۔ اب تو ہی اپنے فضل سے انتظام فرما۔ یہ دُعا کر کے مَیں نے موٹر کے چلانے کا اشارہ کیا۔ قریب ترین جگہ وہاں سے لوئر دھرسالہ تھی جو سات میل تھی۔ ہماری موٹر ٹھیک چلتی رہی۔ جب لوئر دھرسالہ پہونچے تو میں نے عزیزم مرزا مظفر احمد صاحب سے جو میرے ساتھ تھے کہا کہ چلو دیکھیں شائد کوئی دوسری موٹر مل جائے تو اُسے ساتھ لے لیں۔ وہاں موٹر وغیرہ نہیں ہوتے۔ مگر جب گئے تو دیکھا کہ اتفاق سے وہاں ایک موٹر موجود ہے۔ اور معلوم ہوا کہ صبح اس نے کوئی سواری لے جانی ہے۔ اس لئے پٹھان کوٹ سے آئی ہے ہم نے اس سے پوچھا تو ڈرائیور نے کہا کہ بہت اچھا میں اپر دھرسالہ تک چھوڑ آتا ہوں۔ اسوقت اس دوسری موٹر کے لینے کا خیال اس لئے ہوا کہ ہماری موٹر پر سواریاں زیادہ تھیں۔ خیال تھا۔ کہ سواریاں کم ہو جائیں گی۔ تو ہماری موٹر کا خطرہ دور ہو جائے گا۔ مگر جب سواریاں تقسیم کر کے چلنے لگے تو معلوم ہوا کہ موٹر کا وہ پرزہ جو تکلیف دے رہا تھا پھر ٹوٹ گیا ہے۔ اور اب ہماری موٹر کے چلنے کی کوئی صورت نہیں۔ اس پر سب سواریاں کرایہ کی موٹر پر سوار ہوگئیں۔ اور ہم آرام سے گھر پہونچ گئے۔ یہ

خدا تعالےٰ کا کتنا بڑا فضل

تھا۔ کہ عین اسوقت آکر موٹر خراب ہوئی جب دوسری سواری کے لئے میسر آگئی۔ اور ایسی خراب ہوئی۔ کہ دو تین دن میں جاکر درست ہوئی۔ مگر ہم بخیریت گھر پہونچ گئے۔ تو دیکھو اگر ایک بات ہو تو اسے اتفاق کہہ سکتے ہیں۔ مگر اس کو کس طرح اتفاق کہا جاسکتا ہے کہ پہلے عین اس جگہ پر پہونچ کر موٹر خراب ہوتی ہے جس کے لئے میں نے دُعا کی تھی۔ اور وہاں جنگل میں ایک لاری بھی کھڑی ہوئی مل جاتی ہے۔ جسے ساتھ لے کر ہم بقیہ سفر پورا کرنے کے لئے چل کھڑے ہوتے ہیں۔ پھر جب وہ لاری والا ہمیں جواب دیتا ہے اور اصل چڑھائی شروع ہوتی ہے۔ میں پھر دُعا کرتا ہوں اور نہایت سخت چڑھائی پر موٹر بالکل آرام سے چڑھ جاتی ہے لیکن جب رستہ میں ایک اور شہر آتا ہے تو وہاں غیر متوقع طور پر پھر ایک موٹر مل جاتی ہے اور اس موٹر کے مل جانے پر پھر ہماری موٹر بُری طرح خراب ہو جاتی ہے۔ لیکن ہم تکلیف سے بچ جاتے ہیں۔ اور دوسری موٹر میں سوار ہوکر گھر پہونچ جاتے ہیں۔ غرض مومن تو دعاؤں کی قبولیت کے نشان ہر روز دیکھتا ہے۔ اسی جنگ کو دیکھ لو جس کے آثار نظر آرہے ہیں۔ اس میں بھی خدا تعالےٰ کے بڑے بڑے نشانات ہیں۔ البانیہ میں ہمارا مبلغ گیا تھا مگر انہوں نے اسے نکالدیا۔ اللہ تعالےٰ نے اس ملک پر تباہی نازل کر دی۔ اور اٹلی نے اسے فتح کر لیا۔ گو ایک مسلمان حکومت کی تباہی کا ہمیں افسوس ہے۔ مگر خدا تعالےٰ کے نشان میں اس سے کمی نہیں ہوسکتی۔ پھر ہمارا ایک اور مبلغ پولینڈ میں گیا۔ انہوں نے بھی اسے وہاں سے نکالدیا۔ اب دیکھ لو وہ کس طرح ٹکڑے ٹکڑے ہو رہا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رہا ہے وہاں سے وہ چیکو سلواکیہ گیا۔ انہوں نے بھی اسے نکال دیا۔ اسے بھی اللہ تعالےٰ نے برباد کر دیا۔ اس طرح متواتر تین ممالک میں نشان ظاہر ہوئے۔ پہلے

افغانستان کا حشر

جو ہوا وہ سب کو معلوم ہے ان سب کو اتفاق کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ اور جن لوگوں کو روزانہ ایسے نشانات نظر آئیں ان کا ایمان اگر دعا پر نہ ہو۔ تو ان سے زیادہ بے وقوف کون ہو سکتا ہے۔ پس دعائیں کرو اور یاد رکھو۔ کہ اللہ تعالےٰ سب کی دعائیں سنتا ہے۔ مگر تمہاری زیادہ سنتا ہے۔ آج سے چار سال قبل میں نے اسی ممبر پر کھڑے ہو کر کہا تھا کہ

انگریزی حکومت کے بعض افسر

ہمیں خواہ مخواہ دکھ دیتے ہیں۔ اور ہمیں تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ بے شک ان کے پاس توپیں ہیں اور فوجیں ہیں۔ مگر ہمارا خدا ان سے بہت زیادہ طاقتور ہے۔ اور وہ تو کیا۔ اگر ان کے ساتھ جرمنی۔ روس۔ فرانس۔ غرضیکہ سب طاقتیں مل جائیں۔ تب بھی وہ ہمیں تباہ نہیں کر سکیں گے۔ کیونکہ ہم خدا تعالےٰ کی جماعت ہیں۔ اس کے بعد دیکھ لو برطانوی حکومت کو کس طرح تکلیف پر تکلیف اٹھانی پڑی۔ حبشہ کے معاملہ میں اسے زک ہوئی۔ پھر سپین کے معاملہ میں ہوئی اب یہ خطرہ درپیش ہے۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ ہمارے خلاف شرارتیں بعض مقامی انگریزی افسروں نے کی تھیں۔ مگر ذمہ واری اعلےٰ پر بھی آتی ہے۔ بے شک وہ شرارتوں میں شامل نہ تھے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے اسی نقطۂ نگاہ سے دیکھا۔ کہ انہوں نے اپنی ذمہ واری کو ادا کر کے ان کو سزا کیوں نہ دی۔ ورنہ انگریز جیسا کہ میں نے کہا ہے

دوسری یوروپین قوموں سے بہت بہتر

ہیں۔ ابھی مجھے چٹھی آئی ہے۔ جو شاید ابھی چھپی نہیں۔ کہ اٹلی کی حکومت نے بھی ہمارے مبلغ کو حکم دیا ہے۔ کہ ۱۵ اگست تک اس ملک سے نکل جاؤ۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس کو جب اس کا علم ہوا۔ تو انہوں نے برطانوی حکومت کے پاس پروٹسٹ کیا۔ اور کہا کہ ہمارے مبلغ کا اگر کوئی قصور تھا۔ تو ہمیں اس کی اطلاع ہونی چاہیئے۔ لارڈ زٹلینڈ نے اس بارہ میں بہت ہمدردی سے کام کیا۔ اور ان کے ایک نائب نے فوراً فون سے شمس صاحب کو مطلع کیا۔ کہ ہم اپنے قونصل روم کو تار دے رہے ہیں۔ اور دوسرے تیسرے دن ان کو اطلاع دی۔ کہ اس کی طرف سے اطلاع آئی ہے۔ کہ اس نے اطالوی حکومت کو توجہ دلائی ہے۔ اور اس کی طرف سے جواب ملا ہے۔ کہ فی الحال اس حکم کو اٹلی کی حکومت نے منسوخ کر دیا ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ ابھی مزید تحقیقات کریں گے تو انگریزی حکومت ہی ایسی ہے۔ جس میں ہمیں تبلیغی سہولتیں حاصل ہیں۔ اس کے علاوہ اور کسی حکومت میں ہم نے امن نہیں دیکھا۔ سوائے ڈچ حکومت کے

انگریزی حکومت میں سب سے زیادہ امن ہے

اور دوسرے نمبر پر ہالینڈ کی حکومت ہے۔ اور کسی حکومت میں ایسا نہیں۔ جاپان کا فی الحال ہم نے تجربہ نہیں کیا۔ مگر باقی حکومتوں میں کیا ہے۔ وہ اسلامی مبلغ کو برداشت نہیں کر سکتیں

میں خود مسولینی سے ملا تھا

اور اس نے مجھے خود کہا تھا۔ کہ اپنا مبلغ بھیجیں۔ اور اس وجہ سے خیال تھا۔ کہ وہ ہمدردانہ رویہ رکھیں گے۔ مگر تجربہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ ہمدردی عمل میں نہیں آئی۔ تو انگریزوں کے بعض آدمیوں کی شرارتوں کے باوجود

ہماری ہمدردی انگریزوں سے ہے

کیونکہ وہ دوسری شہنشاہیت والی حکومتوں کی نسبت بہت اچھے ہیں۔ پس ہم جو ان کی حکومت میں بستے ہیں۔ ہمارے لئے ان کے ساتھ تعاون کرنا ضروری ہے۔ مگر میں کہتا ہوں۔ کہ جو میرے اس خیال سے متفق نہ ہوں۔ وہ بھی تعاون پر مجبور ہیں۔ کیونکہ ہندوستان اور انگلستان کا تعلق ایسا نہیں کہ اس کی موجودگی میں ہندوستان الگ رہ سکے اسی دعاؤں کے ہی ضمن میں ایک اور بات بھی میں کہنی چاہتا ہوں مجھے رپورٹ پہنچی ہے

کہ احراریے استسقاء کی نماز عید گاہ میں پڑھنی چاہی۔ اس سے ہمارے آدمیوں کو اپنے حقوق کے اتلاف کا خیال ہوا۔ اور انہوں نے ان کو روکا۔ چنانچہ حکام نے ان کو وہاں نماز پڑھنے سے روک دیا۔ اس موقعہ پر مجھے خیال آیا۔ کہ ان کے پاس نماز کے لئے جگہ موجود نہ تھی۔ پہلے بھی جب قبرستان کا جھگڑا ہوا ہے۔ مجھے یہ خیال آیا تھا۔ اور میں نے اس موقعہ پر مجسٹریٹ کو کہلا بھی بھیجا۔ کہ اگر یہ لوگ اپنی مشکلات مجھے بتائیں تو

میں حسن سلوک سے انکار نہیں کرونگا

مگر یہ لوگ ایسا طریق اختیار کرتے ہیں۔ جو لڑائی کا ہوتا ہے۔ اور اس لئے ہمیں بھی مجبوراً جواب دینا پڑتا ہے۔ اس موقعہ پر پھر مجھے خیال آیا۔ کہ یہ بات انسانی فطرت میں داخل ہے کہ اگر کوئی چیز اس کی طرف منسوب نہ ہو۔ تو اسے تکلیف ہوتی ہے۔ جو بچے یتیم ہو جاتے ہیں۔ ان کے رشتہ دار گو ان کے ماں باپ سے بھی اچھا سلوک ان کے ساتھ کریں ان کے دل میں یہ خلش ضرور رہتی ہے۔ کہ ہمارے ماں باپ نہیں ہیں۔ اسی طرح گو ان کو نماز کے لئے جگہ تو مل گئی۔ مگر ان کے دل میں یہ احساس تو ضرور ہوگا۔ کہ یہ ہماری نہیں ہے اور اس میں نماز پڑھنا ہمارا حق تو نہیں۔ یہ کسی زمیندار کا احسان ہے کہ اس نے پڑھنے کی اجازت دے دی۔ جس دن کوئی چاہے اجازت دیدے۔ اور جس دن چاہے نکال دے۔ اور گو میں پہلے بھی اس امر کے لئے تیار تھا۔ کہ اگر وہ آکر کہیں۔ تو ان کے لئے علیحدہ انتظام کر دوں۔ مگر اب مجھے خیال آیا کہ میں کیوں اس امر کو اس دن کے لئے اٹھا رکھوں کہ جب وہ آکر مجھ سے مدد مانگیں اللہ تعالےٰ نے ہمیں اس جگہ زمین دے رکھی ہے۔ ہزاروں خاندان اس ملک میں ایسے ہیں۔ کہ جن کے باپ دادا کی بادشاہت یہاں ہم سے زیادہ تھی۔ مگر آج وہ جوتیاں صاف کر کے روزی کماتے ہیں۔ اور گو آج ہمارے پاس دولت نہ ہو۔ مگر خدا تعالےٰ کے فضل سے اتنی زمین ضرور ہے۔ کہ ہم مالک یا رئیس کہلاتے ہیں۔ میرے دل نے محسوس کیا۔ کہ اللہ تعالےٰ کا فضل انسان پر اس لئے ہوتا ہے۔ کہ وہ دوسروں سے حسن سلوک کرے۔ گو

بعض اخلاقی اور قانونی مصلحتیں میرے رستہ میں روک بن رہی تھیں۔ مگر میں نے غور کر کے ایک رستہ نکال لیا ہے۔ اور اب میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ میں اس بات کے لئے تیار ہوں کہ ان کو

نماز عید و استسقاء کے لئے زمین دے دوں

۶۰×۷۵ فٹ کا ایک کنال ہوتا ہے۔ ۲ فٹ میں ایک آدمی کھڑا ہوتا ہے۔ گویا ساٹھ فٹ میں تیس آدمی آ سکتے ہیں۔ اور چار فٹ کی جگہ ایک صف کے لئے کافی ہوتی ہے۔ اس لئے ۷۵ فٹ میں اٹھارہ صفیں بن جاتی ہیں۔ گو لوگ تین فٹ بھی کافی سمجھتے ہیں۔ مگر میں چار فٹ رکھتا ہوں۔ اور اس حساب سے ایک کنال میں ۵۴۰ آدمی آجاتے ہیں۔ یہاں سارے غیر احمدی چھ سات سو ہیں۔ مگر عیدین اور استسقاء وغیرہ مواقع پر باہر سے بھی آجاتے ہیں اور عورتیں بچے بھی شامل ہو جاتے ہیں۔ اس لئے دو کنال زمین قادیان کے غیر احمدیوں کی نماز عید و استسقاء کے لئے کافی ہے۔ اور وضو کی جگہ اور جوتیوں وغیرہ کے لئے جگہ۔ بلکہ ان کی آئندہ ضرورتوں کا بھی خیال کر کے میں سمجھتا ہوں کہ

چار کنال زمین

انکی سب ضرورتوں کو پورا کر سکتی ہے۔ اور میں اس قدر زمین انہیں ان اغراض کے لئے دینے کے لئے تیار ہوں مگر شرط یہ ہو گی

ضرورت رشتہ

ایک معزز مخلص نوجوان احمدی عمر ۳۵ سال جن کی کافی جائیداد سیالکوٹ وغیرہ میں ہے پیشہ ٹھیکیداری ساکن اکھنور ضلع جموں بوجہ نرینہ اولاد نہ ہونے کے دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ لڑکی لکھی پڑھی خوش سیرت وصورت۔ دیندار امور خانہ داری سے واقف ہو۔ ذات پات کی کوئی قید نہیں رشتہ کنواری درکار ہے۔ البتہ سید و قریشی رشتہ کو ترجیح دی جائیگی۔

تمام خط و کتابت بنام پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ اکھنور ضلع جموں ریاست جموں ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ وہ اسے ہمارے خلاف استعمال نہ کر سکینگے وہ اپنا ایک ٹرسٹ اور رجسٹرڈ انجمن بنالیں۔ اور میں وقف کی صورت میں یہ زمین انہیں دیدونگا مگر شرط یہ ضروری ہوگی۔ کہ اسے ہمارے خلاف استعمال نہ کیا جاسکے گا۔ اسی طرح یہ بھی کہ غیر احمدیوں کو وہاں نماز کا حق ہوگا۔ مگر احمدی کہلانے والے ہمارے مخالفوں کو اس کے استعمال کا حق نہ ہوگا۔ یہاں بڑی بڑی قومیں کشمیری ارائیں۔ اور کمہار ہیں۔ میرے نزدیک بہتر ہوگا کہ ان کا ایک ایک نمائندہ چن لیا جائے اسی طرح ایک نمائندہ بقیہ اقوام سے ہو جو تھوڑی تعداد میں ہیں۔ اور ایک نمائندہ پرانے امام خاندان سے ہو جائے۔ جو میاں شمس الدین صاحب کا خاندان ہے۔ وہ ہمارے استاد بھی تھے ان نمائندوں کے ٹرسٹ کے سپرد میں یہ زمین کردونگا انشاء اللہ۔ وہاں ربیع ... آئندہ بھی لگوا دونگا بلکہ میرا یہ بھی ارادہ ہے۔ کہ اگر محبت سے یہ لوگ معاملہ طے کریں تو وہاں پھل اور درختوں کے لگانے کے لئے کچھ زائد زمین بھی دیدوں اور اس طرح درخت لگوا دوں تا ضرورت کے وقت سایہ سے بھی یہ لوگ فائدہ اٹھائیں اور پھلوں کی آمد سے زمین کے محافظ کا خرچ بھی کسی قدر نکلتا رہے۔ ہاں جیسا کہ میں نے کہا ہے۔ وہ لوگ اس میں نماز عید اور استسقاء پڑھ سکیں گے۔ مگر احمدیت کے خلاف اسے استعمال کرنے کے مجاز نہ ہونگے۔ اور اس کی منتظمہ کمیٹی صرف یہاں کی پرانی آبادی کے افراد پر مشتمل ہوگی اس انتظام کی صورت میں ان لوگوں کے دل پر سے یہ بوجھ اتر جائے گا۔ کہ ان کے لئے عید وغیرہ کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ بلکہ میں نے اپنے دل میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ اگر مجھ پر ثابت ہو جائے کہ

قبرستان کے لئے

ان لوگوں کے پاس کافی جگہ نہیں۔ تو اس کے لئے بھی کچھ زمین وقف کر دوں۔ گو اس وقت تک مجھ پر یہی اثر ہے۔ کہ اس معاملہ میں وہ محض ضد کی وجہ سے شور کر رہے ہیں ورنہ پرانا قبرستان اس غرض کے لئے کافی ہے۔ لیکن اگر وہ کافی نہ ہو تو میں محسوس کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جو مجھ پر احسان کیا ہے۔ اسے دیکھتے ہوئے جس طرح زندہ لوگوں کا مجھ پر حق ہے۔ اسی طرح مردوں کا بھی مجھ پر حق ہے۔ پس اگر مجھ پر ثابت ہو جائے کہ واقعی مردے دفنانے کے لئے ان لوگوں کو جگہ کی ضرورت ہے تو مجھے چاہیئے کہ اس کے لئے بھی زمین کا انتظام کردوں۔ اگر یہ ضرورت ثابت ہوئی تو میں اس کے لئے بھی حسب ضرورت زمین وقف کر دوں گا۔ انشاء اللہ۔ اسے بھی ایک مقامی ٹرسٹ کے سپرد کر دونگا جو غیر احمدی افراد پر مشتمل ہوگا۔

فی الحال میں

ایک ماہ کے لئے یہ پیشکش

کرتا ہوں۔ ایک ماہ کی شرط میں اس لئے لگاتا ہوں۔ کہ ان کو جلد توجہ ہو جائے۔ ورنہ زیادہ عرصہ گذر جائے تو بات کھٹائی میں پڑ جاتی ہے۔ نیز اس وقت ایک قطعہ میرے ذہن میں ہے۔ جو ممکن ہے بعد میں فروخت ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے خواہ وہ کسی قوم کی ہو میں سمجھتا ہوں۔ اگر وہ ضد کی وجہ سے نہ ہو۔ تو اس میں تعاون ضروری ہے۔ خواہ عبادت کرنے والے دشمن ہی کیوں نہ ہوں جب کوئی خدا تعالیٰ کا نام لیتا ہے۔ تو ہمیں ضرور اس سے تعاون کرنا چاہیئے۔ یہاں کے غیر احمدی پہلے نماز پڑھا ہی نہیں کرتے تھے مگر اب گو ہماری دشمنی کی وجہ سے ہی سہی کچھ نہ کچھ پڑھنے تو لگے ہیں۔ میں پہلے ہندو صاحبان سے بھی اسی قسم کا ایک معاملہ کر چکا ہوں اور دوسری اقوام سے بھی جائز ضرورتوں کے پورا کرنے میں تعاون کرنے کے لئے تیار ہوں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ جس محبت سے میں نے یہ پیشکش کی ہے وہ بھی اسی سپرٹ میں اس کو دیکھیں گے۔ اور ان ایام میں جبکہ ایک خطرناک جنگ کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں۔ اختلافات کو مٹا کر ایسی فضاء پیدا کریں گے۔ کہ ہم سب دشمنان ملک کا مقابلہ کر سکیں اور حکومت کی پریشانی بھی دور ہو جائے۔ ان دو غرضوں کے سوا میری اور کوئی غرض نہیں۔ اول یہاں کے غیر احمدیوں کی حقیقی ضرورت کا پورا کرنا۔ دوسرے اس نازک وقت میں حکومت کی تشویش کو دور کرنا۔ لیکن اگر باوجود اس نیک نیتی کے اور ایک معقول مالی بوجھ اٹھانے کے لئے تیار ہونے کے ان کو بعض لوگ اکسائیں۔ اور مشتعل کریں۔ اور کہیں کہ وہ زبردستی ہم سے ہمارے قبرستان اور عیدگاہیں چھینیں گے۔ تو ہمیں کسی گھبراہٹ کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں۔ کہ

آخر ہم نے ہی غالب آنا ہے

نہ صرف قادیان میں بلکہ ساری دنیا میں بہر حال میں نے ان کی خیر خواہی کی ایک تجویز پیش کر دی ہے اگر وہ اسے قبول کریں۔ تو ان کا فائدہ ہے

پچاس سال کا نادر ونایاب علمی خزانہ

(۱) خطبات نور دو جلدوں میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے ۱۹۰۱ء سے ۱۹۱۰ء تک کے دس سالہ خطبات جمعہ۔ عیدین ونکاح کا بے نظیر مجموعہ قیمت ہر دو جلد ڈیڑھ روپیہ صرف تین جلدیں باقی ہیں (۲) رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو (۳) تشحیذ الاذہان (۴) اخبار الفضل کی ابتداء سے آج تک کی تمام جلدیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام و حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ اور علمائے سلسلہ کی دوسو کتابوں کا ایک ایک نسخہ اور ریویو انگریزی کی پہلی پانچ جلدیں بھی رعایتی قیمت پر فروخت کے لئے موجود ہیں۔ ان کے علاوہ (۱) قرآن کریم کا ترجمہ سکھلانے کے لئے "ایک سو پندرہ سبقوں کی کتاب" قیمتی ۱۲؍ (۲) قرآن کریم دس ہزار آسان الفاظ کی لغات القرآن اردو قیمتی بارہ آنہ (۳) علم توجہ (مسمریزم) کے ذریعہ بیماریوں کے علاج کا طریق سکھانیوالی کتاب "طب روحانی" قیمتی آٹھ آنہ (۴) عمدۃ الاحکام مترجم قیمتی ایک روپیہ دس آنہ سلسلہ کی پرانی اور نایاب کتابیں منگوانیکا پتہ:۔ حکیم محمد عبداللطیف منشی فاضل تاجر کتب خانہ ایشیائی قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

M.URdu 124

اہم ملکی حالات

برطانیہ سے غیر مشروط تعاون کیا جائے

الٰہ آباد ۶ ستمبر۔ آج ایک اخباری نمائندہ کو موجودہ صورت حالات پر بیان دیتے ہوئے سر تیج بہادر سپرو نے کہا ہمیں یقینی طور پر برطانیہ کے دوش بدوش کھڑا ہونا چاہئیے۔ ہم اگر مشروط طور پر امداد کی پیشکش کریں۔ تو یہ اقدام سخت معصیت خیز ہوگا۔ ہماری تاریخ میں اس سے پہلے ایسی تشویشناک اور نازک صورت حالات کبھی پیدا نہیں ہوئی۔ ہندوستان کے مستقبل کے متعلق برطانیہ کے ساتھ جھگڑے کا ہر مسئلہ مشترکہ خطرات ٹل جانے تک ملتوی رہنا چاہئیے۔ میرے خیال میں ایسا کہنا یا کرنا کوتہ بینی ہوگی جس سے جرمنی روس یا محوری حکومتوں میں سے کسی ایک کی حوصلہ افزائی ہو۔ اس حقیقت کے باوجود کہ برطانیہ سے ڈیڑھ سو سال کے روابط سخت سے سخت قرار دادوں کے ذریعہ آنکھ کی ایک جھپک میں ختم نہیں ہو سکتے۔ ہمارے اپنے مفاد کا بھی یہی تقاضا ہے۔ کہ ملک کی حفاظت کے لئے ہم ہر ممکن کوشش کریں اور میں جانتا ہوں۔ کہ یہ مقصد اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک برطانیہ سے پورا پورا اشتراک عمل نہ کیا جائے پس میں چاہتا ہوں کہ ہندوستانی سیاست کی کشتی کے جو ناخدا ہیں۔ وہ اپنی پالیسی پر دانشمندی اور تدبر کی روشنی میں عمل کریں۔

سیاسی اور فرقہ وارانہ اتحاد کی ضرورت

کلکتہ ۶ ستمبر مولانا ابو الکلام آزاد نے ایک بیان جاری کیا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ جنگ کی وجہ سے ہندوستان کی پوزیشن بہت پیچیدہ ہوگئی ہے۔ ایک طرف اسے جمہوری ممالک سے ہمدردی ہے۔ اور دوسری طرف اسے اپنے سیاسی مفاد کا خیال ہے۔ اتحاد کامیابی کے لئے پہلی شرط ہے۔ میری مراد سیاسی اور فرقہ وارانہ دونوں قسم کے اتحاد سے ہے۔ ہماری قومی جدوجہد میں اگر کوئی کمزوری رہی ہے۔ تو وہ صرف اتحاد کا فقدان ہے۔ اس مرحلہ پر ہمیں اپنی اس کمزوری کو دور کرنا چاہئیے اور اپنے آئندہ طرز عمل کا فیصلہ کرنا چاہئیے ہمارا جو بھی فیصلہ اور قدم ہو۔ وہ متحدہ اور متفقہ ہونا چاہئیے۔ صحیح فیصلہ کی تلاش میں اختلاف رکھنے اور جھگڑنے کی بجائے یہ بہتر ہے۔ کہ ہمارا فیصلہ خواہ غلط ہو۔ متفقہ ہو۔

قیدیوں کی بھوک ہڑتال کے متعلق حکومت بنگال کا اعلان

کلکتہ ۶ ستمبر حکومت بنگال نے طویل غور وخوض کے بعد فیصلہ کیا ہے۔ کہ جس صورت میں قیدی بھوک ہڑتال کر کے اپنے مطالبات منوانے کی کوشش کریں۔ بعض قطعی اصول پر عمل کیا جائے۔ تجویز یہ ہے۔ کہ جب قیدی بھوک ہڑتال کریں تو گورنمنٹ ان کی زندگی بچانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرے اور اگر ضرورت پڑے تو اس مقصد کے لئے انہیں مصنوعی طریقوں سے غذا کھلائی جائے جو قیدی انتباہ کے باوجود خوراک لینے سے انکار کریں انہیں قواعد جیل کے مطابق سزا دی جائے۔ اگر بھوک ہڑتال کے نتیجہ کے طور پر یا مصنوعی طریقوں سے خوراک دینے سے کوئی ناخوشگوار واقعہ ہو جائے گا۔ تو اس کے لئے گورنمنٹ ذمہ وار نہ ہوگی۔ انہیں کسی شخص سے ملاقات کی اجازت نہ دی جائے گی۔ البتہ اگر ان کی حالت نازک ہو جائے گی۔ تو صرف قریبی رشتہ داروں کو ان سے ملاقات کی اجازت دی جائے گی۔

ایران۔ عہد حاضر کا فارس

جب کبھی ہم ایران کا خیال کرتے ہیں۔ تو رضا شاہ پہلوی بھی جو گذشتہ ۱۲ سال سے ایران کے بادشاہ ہیں یاد آ جاتے ہیں۔ آپ کی سلطنت سے پہلے ایران فارس کے نام سے مشہور تھا۔ اس بارہ سال کی مدت میں رضا شاہ پہلوی نے جو بادشاہت سے پہلے ایک جنرل تھے۔ ایران کو سترہویں صدی سے یکا یک بیسویں صدی میں منتقل کر دیا۔

ظاہر بینوں کے لئے سب سے بڑا فرق دور ماضی اور حال میں ایرانی عورتوں کے قومی لباس اور خصوصاً ان کے نقابوں کا خاتمہ ہے۔ نقاب دراصل ۱۹۳۶ء کے مارچ میں اٹھا دیا گیا تھا۔ اسی طرح سے مرد بھی بڑی تیزی کے ساتھ اپنے کو کم وبیش یورپی لباس کا عادی بنا رہے ہیں۔ اگرچہ بظاہر لباس سب سے نمایاں چیز ہوتی ہے۔ بہرکیف بہت زیادہ اہم نہیں ہوتی۔ جب طاقت رضا خان کے ہاتھ میں آئی تو انہوں نے فوج اور سیاسی انجمنوں کے لئے جدید قسم کے سامان مہیا کئے پھر آپ نے مختلف قبائل کے زور کو توڑا اور پرانے رواسم کا قلع قمع کیا۔ ان قبائل میں سے ہر ایک کو ایک علاقہ رہائش کے لئے دیا گیا اور تمام راہزن آزاد قبائل پر قبضہ کیا گیا۔ چنانچہ آج ایران میں سفر کرنا پہلے کی بہ نسبت کہیں زیادہ محفوظ ہے۔

رضا خان اس کے بعد زراعت کی ترقی اور اس کو صنعت میں تبدیل کرنے کی طرف بھی متوجہ ہوئے انہوں نے بہت سے چینی صاف کرنے والے اور کپڑے بننے والے کارخانے قائم کئے سوت کاتنے کا کارخانہ شجاہ رزی میں۔ بگموم میں رسے تیار کرنے والی کمپنی۔ تنجالوز میں ریشم فیکٹری۔ اور دار السلطنت طہران میں تمباکو اور سیمنٹ کے کارخانے بنوائے۔

عام حفظان صحت اور صحت عامہ کی طرف بھی خاص توجہ رہی۔ اس ملک کے بہت سے حصوں میں آج ہسپتال بھی نظر آتے ہیں۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ کہ شجاہ سوار میں ایک ہسپتال کھولا گیا تھا۔ بچوں کے لئے بھی ایک ہسپتال طہران میں قائم ہوا ہے۔ شجاہ آباد میں ایک سنٹوریم کا قیام بھی عمل میں آیا ہے۔ مگر سب سے زیادہ ملیریا کے استیصال کی طرف توجہ کی گئی ہے۔ اس ملک میں ہر سال ملیریا کا حملہ بے شمار لوگوں پر ہوتا ہے۔ "کونین" کا شکریہ ادا کرنا چاہئیے کہ ملیریا جیسی تباہ کن بیماری کی یہ تسلیم شدہ دوا ہے۔ اور اس کی وجہ سے آج اموات کی وارداتوں میں خاطر خواہ کمی ہے۔ مجلس بین الاقوام کی ملیریا کمیشن نے "کونین" کی ۶ گرین کا استعمال ملیریا کے دفعیہ کے لئے مقرر کیا ہے۔ اور ملیریا زدہ کے علاج کے لئے ۱۵ سے ۲۰ گرین کونین کے ۵ سے ۷ دن تک روزانہ استعمال کرنے کی ہدایت کی ہے۔

کونین کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرنا چاہئیے۔ کہ آج ایران کے ایک سرے سے دوسرے تک ریلوے کام ہو رہا ہے۔ اب تک یہ کام بہت مشکل تھا۔ کیونکہ کام کرنے والوں پر ملیریا کا حملہ ہوتا رہتا تھا۔ اب بہت جلد ہی یہ ریلوے لائن پورے ۱۵۰۰ کلومیٹر تک پھیل کر کاسپین سی کو ابنائے فارس سے جوڑ دے گی۔

شاہ ایران کا شکر گذار ہونا چاہئیے کہ عہد حاضر کا فارس اس امر کا بین ثبوت ہے کہ مشرق بیدار ہو چکا ہے

ایک نہایت اعلیٰ درجہ کا رشتہ

صحیح النسب اعلیٰ خاندان سندی سید صالح نوجوان عمر ۲۰ سال تعلیم سنیئر کیمبرج تک خوش رو خوش مزاج خوش حال ادیب آمدنی ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار پیدائشی احمدی دہلی کا رہنے والا ہے۔ کیواسطے اعلیٰ خاندان کی خوشرو۔ خوش خو۔ تعلیم یافتہ احمدی لڑکی کی ضرورت ہے۔ امارت اور ذات پات کی پابندی نہیں۔ المشتہر۔ سکرٹری اینگلو عربک کالج ایلگن روڈ دہلی۔

خواجہ برادرز جنرل مرچنٹس انارکلی لاہور نزد دھنی رام چوک

ہر قسم کا آرائشی سامان اور سوداہیٹ کی خرید کے لئے ایک نہایت قابل اعتماد دوکان ہے۔ (مینیجر)